http://www.Khatme-nubuwwat.org/

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

جلد نمبر ۱۸ | ۲۵ صفر تا ۲ ربیع الاول ۱۴۲۰ھ مطابق ۱۱ تا ۱۷ جون ۱۹۹۹ء | شمارہ نمبر ۳

جہاد افغانستان تاریخ کے آئینہ میں

مرزا غلام احمد قادیانی کی مسیحیت

احادیث کی روشنی میں

عقیدۂ ختمِ نبوت کے خلاف قادیانیت کی جسارت وجرأت

منکرینِ حدیث کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں

میں نے قادیانیت چھوڑی مجھ پر کیا بیتی؟

قیمت: ۵ روپے

کام ہونے کے لئے جس چیز کی منت مانی تھی وہ بھول گئی تو کیا کرے:

س..... میں نے منت مانی تھی کہ اگر میری مراد پوری ہو گئی تو میں روزے رکھوں گا اور صدقہ دوں گا وغیرہ۔ اس سلسلے میں پوچھنا یہ ہے کہ مجھے صحیح طرح یاد نہیں ہے کہ میں نے کتنے روزوں کی منت مانی تھی اور صدقے میں کیا دینا ہے تو کیا میں دوبارہ کسی چیز کی نیت کر سکتا ہوں (یعنی صدقہ وغیرہ یا نفل نماز یا روزے وغیرہ کی تعداد یا پیسوں کی مقدار دوبارہ معین کر سکتا ہوں کہ نہیں۔) یہ واضح رہے کہ ابھی میری مراد پوری نہیں ہوئی۔ میں چاہتا ہوں کہ جو بھی منت مانوں' اسے پورا کروں۔ اس لئے لکھ کر اپنے پاس رکھ لوں تاکہ یاد رہ سکے یا پھر مجھے پہلے والی منت پوری کرنی ہو گی؟

ج..... جس کام کے لئے آپؐ نے منت مانی تھی اگر وہ پورا نہیں ہوا تو منت لازم نہیں ہوتی۔ اگر آپ نے یوں کہا تھا کہ اتنے روزے رکھوں گا یا اتنا صدقہ دوں گا۔ تب تو کام پورا ہو جانے کی صورت میں آپ کو اتنے ہی روزے رکھنے ہوں گے اور صدقہ دینا ہو گا اور اگر یاد نہیں تو غور و فکر کے بعد جو مقدار ذہن میں آئے اس کو پورا کرنا ہو گا اور اگر یوں کہا تھا کہ کچھ روزے رکھوں گا یا کچھ صدقہ دوں گا تو آپ اس کا تعین کر سکتے ہیں۔

اگر صدقہ کی امانت گم ہو گئی تو اس کا ادا کرنا لازم نہیں:

س..... کچھ دن پہلے میری بڑی بہن (غیر شادی شدہ) نے مجھے چار سو روپے بکرا صدقہ کرنے کے لئے دیئے اور ساتھ ہی یہ نصیحت کی کہ یہ روپے تمہارے روپوں میں شامل نہ ہوں۔ میں نے یہ روپے الگ رکھنے کی غرض سے موڑ کر جیب میں رکھ لئے کہ صبح بکرا صدقہ کروا دوں گا لیکن اتفاق سے یہ روپے اسی رات کو میری جیب سے کہیں نکل گئے میرے اندازے سے یہ روپے موٹر سائیکل پر جاتے ہوئے جیب میں الگ ہونے کی وجہ سے نکل کر کہیں اڑ گئے ہیں۔ اس طرح میری بہن نے جو رقم صدقے کے لئے نکالی تھی وہ اس مقصد کے لئے استعمال نہ ہوئی۔ آپ سے یہ پوچھنا ہے کہ ایسی صورت میں صدقہ ہو گیا یا نہیں جبکہ نیت میری بالکل صاف تھی۔ اور حدیث میں بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری نیتوں کو دیکھتا ہے اگر میں چاہوں تو اپنی جیب خرچ سے پیسے بچا کر اتنی ہی رقم دوبارہ جمع کر کے صدقہ کر سکتا ہوں۔ برائے مہربانی میری اس سلسلے میں رہنمائی فرمائیں کیونکہ جس دن سے روپے کھوئے ہیں میں شدید ذہنی الجھن کا شکار ہوں۔

ج..... آپ کے ذمہ ان پیسوں کا ادا کرنا لازم نہیں اگر آپ کی بہن نے نفلی صدقہ کے لئے دیئے تھے تو ان کے ذمہ کچھ لازم نہیں اور اگر نذر مانی تھی تو ان کے ذمہ اس نذر کا پورا کرنا لازم ہے۔

شیرینی کی منت مانی ہو تو اتنی رقم بھی خرچ کر سکتے ہیں:

س..... میں نے ایک مشکل وقت خدا کے حضور کامیابی کے لئے مبلغ ۱۱ روپے کی شیرینی مانی تھی۔ اب میں وہ رقم کسی مسجد کی تعمیر میں خرچ کرنا چاہتا ہوں آیا درست ہے یا مجھے مٹھائی وغیرہ لے کر تقسیم کرنی پڑے گی؟

ج..... کسی محتاج کو اتنی رقم دے دی جائے۔

میت کے ثواب کیلئے کیا ہوا صدقہ مسجد میں استعمال کرنا:

س..... ہمارے علاقے میں اگر میت ہو جائے تو اس کے پیچھے جو صدقہ دیا جاتا ہے وہ مسجد میں استعمال کرتے ہیں کیا ایسا کرنا جائز ہے یا نہیں؟ ہم اس صدقے کو ضروریات مسجد میں صرف کر سکتے ہیں؟

ج..... اگر میت نے مسجد میں خرچ کرنے کی وصیت کی ہو یا اس کے وارث (بشرطیکہ وہ عاقل و بالغ ہوں) خود میت کی طرف سے مسجد میں خرچ کرتے ہیں تو صحیح ہے اور صدقہ جاریہ میں شمولیت ہے۔

منت پوری کرنا کام ہونے کے بعد ضروری ہے نہ کہ پہلے:

س..... اگر کوئی شخص منت مانے کہ میرا فلاں کام ہو تو میں روزہ رکھوں گا یا نفل وغیرہ پڑھوں گا تو وہ شخص یہ کام منت پوری ہونے سے پہلے کرے یا بعد میں کرے؟

ج..... اللہ تعالیٰ کے نام کی منت ماننا جائز ہے اور کام ہونے کے بعد منت کا پورا کرنا لازم ہوتا ہے پہلے نہیں' اور کام کے پورا ہونے سے پہلے اس منت کا ادا کرنا بھی صحیح نہیں' پس اگر منت کا روزہ پہلے رکھ لیا اور کام بعد میں پورا ہو تو کام ہونے کے بعد روزہ دوبارہ رکھنا لازم ہو گا۔

ہفت روزہ ختم نبوۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

جلد ۱۸ | ۲۵ صفر تا ۲ ربیع الاول ۱۴۲۰ھ مطابق ۱۱ تا ۱۷ جون ۹۹ | شمارہ ۳

سرپرست: حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ

مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

نائب مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمن جالندھری

مدیر: مولانا اللہ وسایا

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مولانا محمد علی جالندھریؒ
مولانا لال حسین اخترؒ
مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
مولانا محمد حیاتؒ
مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
مولانا محمد شریف جالندھریؒ

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا عبدالرحیم اشعر
مولانا مفتی محمد جمیل خان
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا سعید احمد جلالپوری
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

قانونی مشیر

حشمت حبیب ایڈووکیٹ

ڈیزائننگ/ ٹائٹل ڈیزائن

آرشد خرم

کمپوزنگ

فیصل عرفان

اس شمارے میں

- (حق بات) 4
- مرزا غلام احمد کی مسیحیت احادیث کی روشنی میں (مولانا خالد سیف اللہ) 6
- جہاد افغانستان...... تاریخ کے آئینہ میں (مولانا مفتی محمد جمیل خان) 9
- عقیدۂ ختم نبوت کے خلاف قادیانیت کی جسارت وجدت (مولانا اختر علی) 14
- میں نے قادیانیت چھوڑی مجھ پر کیا بیتی؟......... (رانا نصیر احمد) 17
- منکر حدیث کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں......... (سید منظور شاہ آسی) 18
- شرعی حجاب کی اہمیت وافادیت......... (بنت سعید احمد) 21
- رسول آخرین ﷺ کا انداز گفتگو......... (پروفیسر منزہ خانم) 22
- اخبار ختم نبوت......... (پشاور اور سکھر کی جماعتی سرگرمیاں) 23

زرِ تعاون بیرونِ ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا، ۹۰ ڈالر، یورپ، افریقہ، ۷۰ ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بحارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک، ۶۰ امریکی ڈالر

زرِ تعاون اندرونِ ملک: فی شمارہ ۵ روپے، سالانہ ۲۵۰ روپے، ششماہی ۱۲۵ روپے، سہ ماہی ۷۵ روپے

چیک/ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، نیشنل بنک پرانی نمائش اکاؤنٹ نمبر ۲۸۷/۹ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) ایم اے جناح روڈ کراچی فون ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس ۷۷۸۰۳۴۰

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان فون ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶ فیکس ۵۴۲۲۷۷

لندن آفس:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 0171-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

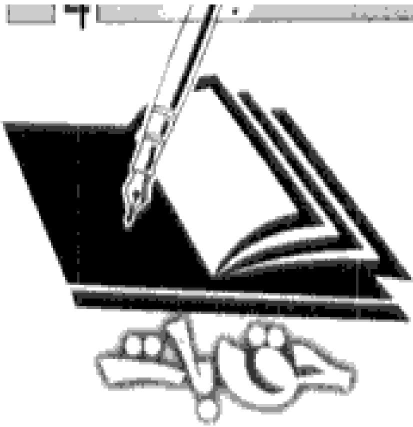

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

توہین رسالت قانون کے طریقہ کار میں تبدیلی کا عندیہ

وزیر مذہبی امور راجہ ظفر الحق کے اخباری بیان کے مطابق حکومت نے ایک مسودہ تیار کیا ہے جس میں توہین رسالت قانون کے طریقہ کار میں تبدیلی کا فیصلہ کیا گیا' اس مسودے میں ایک ایسی کمیٹی کی تجویز دی گئی ہے جو مسلمانوں اور غیر مسلموں کے نمائندوں پر مشتمل ہوگی اور جس جگہ توہین رسالت کا کوئی واقعہ پیش آئے گا یہ کمیٹی اس کو دیکھے گی اور اگر اس کمیٹی نے محسوس کیا کہ یہ توہین رسالت کا قانون ہے تو پھر ایف آئی آر درج کی جائے گی۔ یہ مسودہ قانون جلد ہی وزیر اعظم کی خدمت میں منظوری کے لئے پیش کیا جائے گا اور منظوری کے بعد تمام صوبائی حکومتوں کو ہدایات جاری کی جائیں گی۔

توہین رسالت قانون پاکستان میں طویل قربانیوں کے بعد منظور ہوا' اس سے قبل اس ملک میں نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بکواس کرنے پر صرف دو سال کی سزا تھی اور وہ بھی پولیس اور انتظامیہ کے رحم و کرم پر تھی۔ اس لئے قادیانی بڑے اطمینان سے جب اور جہاں چاہتے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہرزہ سرائی کرتے اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اگر احتجاج کرتی تو ان کو جیلوں میں بھیج دیا جاتا' ان کے خلاف قانون ایکشن میں آجاتا اور قادیانیوں کو تحفظ دیا جاتا' انگریزوں کے دور میں تو علماء کرام اس لئے برداشت کرتے رہے کہ دشمنوں کی حکومت تھی' لیکن پاکستان بننے کے بعد بھی یہی سلسلہ رہا تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے پہلے ۱۹۵۳ء میں تحریک چلائی اور پھر ۱۹۷۴ء میں تحریک چلائی اور آخر کار قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا لیکن قانون سازی نہیں ہوئی۔ جنرل ضیاء الحق مرحوم کے دور میں طویل قربانیوں کے بعد آخر کار امتناع قادیانیت آرڈی نینس جاری ہوا اور توہین رسالت قانون کی سزا' سزائے موت مقرر ہوئی اور اس بنا پر مرزا طاہر راتوں رات انتظامیہ کی ملی بھگت سے لندن فرار ہو گیا۔ اس امتناع قادیانیت آرڈی نینس اور ۲۹۵-سی کے اجراء سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے محسوس کیا کہ توہین رسالت کا سلسلہ اب بند ہو جائے گا اور قادیانیوں کی ارتدادی اور توہین رسالت قانون کی سرگرمیوں پر پابندی لگ جائے گی۔ قادیانیوں نے اس قانون کو ماننے سے انکار کر دیا اور سر عام کلمہ طیبہ کی توہین اور قرآنی آیات کی توہین کا سلسلہ شروع کر دیا۔ مرزا طاہر نے حکم دیا کہ تمام قادیانی اپنے گھروں' عبادت گاہوں' دکانوں اور سینوں پر کلمہ طیبہ آویزاں کریں۔ قرآنی آیات کی تحریف کرتے ہوئے اپنے گھروں اور دکانوں پر آیات چسپاں کریں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ان کے خلاف مقدمات درج کرانے کی کوشش کی تو پہلے تو انکار کر دیا' لیکن عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا موقف تھا کہ اگر ان کے خلاف قانون حرکت میں نہ آیا تو مسلمان اس مسئلہ کو اپنے ہاتھ میں لیں گے' جس سے بدامنی بھی پیدا ہو گی اور قادیانیوں کو اسلام کے خلاف پروپیگنڈہ کا موقع بھی ملے گا۔ بہر حال اس قانون سے ایک حد تک قادیانیوں کو توہین رسالت سے باز رکھنے کا امکان پیدا ہوا' یہ صورت حال قادیانیوں کے لئے کسی طور پر صحیح نہیں تھی اس لئے انہوں نے کچھ چوہڑوں عیسائیوں کو پیسے دے کر آمادہ کیا کہ وہ توہین رسالت کا ارتکاب کریں' بعض چوہڑوں نے کاغذوں پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کے الفاظ لکھ کر دیواروں پر چسپاں کئے اور رنگے ہاتھوں پکڑے گئے۔ مسلمان اشتعال میں تھے چاہتے تو ان کی تکہ بوٹی کر دیتے لیکن انہوں نے تحمل کیا اور پولیس کے حوالے کر دیا' پولیس نے اس مسئلہ کو دبانے کی کوشش کی' لیکن مسلمانوں کے جذبات کے آگے اس کو سرنگوں ہونا پڑا اور آخر کار مقدمہ درج ہو گیا۔ مسلمان جج نے سماعت کی اور توہین رسالت قانون کے تحت موت کی سزا دے دی۔ اس موقع پر ہر عیسائی برادری نے امریکہ اور مغرب کی شہ پر ہنگامہ آرائی کی کوشش کی' حکومت نے ان مجرموں کو راتوں رات مرزا طاہر کی طرح ملک سے فرار کر دیا' جرمنی نے ان کو وی آئی پی پروٹوکول دیا۔ اس موقع پر بے نظیر حکومت نے توہین رسالت قانون کو بدلنے کا عندیہ دیا'

پوری قوم سراپا احتجاج بن گئی اور حکومت کو گھٹنے ٹیکنے پڑے۔ بے نظیر اور اس کے حواریوں نے قوم کے سامنے ہاتھ جوڑے اور تمام اقدامات واپس لینے کا فیصلہ کیا' اب طویل مدت بعد راجہ ظفر الحق صاحب نے پھر قانون میں تبدیلی کا شوشہ چھوڑا ہے جو انتہائی قابل مذمت ہے۔ راجہ ظفر الحق صاحب نیک اور دین دار ہیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے وکیل رہ چکے ہیں' قادیانیوں کو اچھی طرح جانتے ہیں' صدر تارڑ صاحب اس وقت دین دار فرد کی حیثیت سے ملک کے سب سے مقتدر درجے پر فائز ہیں' نواز شریف اسلام کے سب سے بڑے دعویدار ہیں اس صورت میں حکومت کا یہ عندیہ کہ اس قانون کے طریقہ کار میں تبدیلی ہوگی ایک بہت بڑی سازش سے کم نہیں اور بیوروکریسی کی طرف سے حکومت کو بدنام کرنے کی ایک بڑی کوشش ہے' قانون کے طریقہ کار کی تبدیلی سے یہ قانون بالکل غیر مؤثر ہو کر رہ جائے گا اس سے بہتر ہے کہ قانون ہی ختم کر دیا جائے تاکہ مسلمان خود اس مسئلہ سے نمٹ لیا کریں اور غازی عبدالقیومؒ اور غازی علم الدینؒ شہید کا کردار ادا کریں۔ اس وقت بھی یہ صورت حال ہے کہ جب ایس ایچ او کے پاس ۲۹۵-سی کے مقدمات درج کرانے کے لئے جاتے ہیں تو وہ ٹال مٹول سے کام لیتا ہے' کبھی اپنے قانونی شعبہ سے اجازت کی مہلت مانگتا ہے' کبھی ڈی سی کی طرف منتقل کرتا ہے اور کبھی ہوم سیکریٹری سے اجازت طلب کرنے کا کہتا ہے۔ سندھ میں اس وقت جتنے بھی قادیانیوں سے متعلق مقدمات درج ہیں ہوم سیکریٹری پر دباؤ ڈالنے کے بعد درج کئے گئے یا ہائی کورٹ میں درج کئے گئے۔ اب جب کمیٹیوں کے دائرہ کار میں آجائے گا تو کوئی ایک مقدمہ بھی درج نہیں ہو سکے گا۔ ہم یہ سوال کرنا چاہتے ہیں کہ قادیانیوں کی کتابیں کھلے عام بک رہی ہیں' سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ واضح فیصلہ دے چکے ہیں کہ ان کتابوں میں توہین رسالت کا مواد موجود ہے۔ کیا حکومت نے ان کتابوں کو ضبط کیا؟ ان کے ناشرین پر مقدمہ چلایا؟ ہرگز نہیں! اب آپ خود بتایئے کہ غیر مسلم افراد پر مشتمل کمیٹی کس صورت میں یہ فیصلہ کرے گی کہ توہین رسالت ہوئی' وہ تو کوشش کرے گی کہ کسی طرح مقدمہ درج نہ ہو' اگر مسلمانوں نے دباؤ ڈالا تو استعفیٰ دے کر وہ مسلمانوں پر دباؤ ڈالے گی۔ اس سے پھر لاقانونیت کی راہ کھلے گی۔ اس لئے ہم راجہ صاحب سے یہی کہیں گے کہ وہ اس قانون کو اسی طرح رہنے دیں ورنہ اس کی سزا ان کو اور ان کی حکومت کو دنیا میں بھی ملے گی اور آخرت میں بھی اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے دوری ہوگی۔

طوفان زدگان کی امداد کی جائے!

گزشتہ دنوں حکومت سندھ اور انتظامیہ کی غفلت اور نااہلی کی وجہ سے سمندری طوفان کے ذریعہ جو تباہی پھیلی اس سے پوری قوم خون کے آنسو رو رہی ہے۔ ہزاروں افراد بے گھر ہوگئے' سینکڑوں جانیں تلف ہوئیں' مویشی ہلاک ہوئے' ٹھٹھہ' سجاول اور اطراف کے علاقے اس وقت تک پانی میں ڈوبے ہوئے ہیں اور حکومت اپنی سیاسی دکان چمکانے میں مصروف ہے۔ اطلاعات کے مطابق امدادی کارروائیوں میں بھی خرد برد کا طویل سلسلہ جاری ہے۔ نواز شریف اور شہباز شریف نے آنسو پونچھنے اور زخموں پر مرہم رکھنے کے لئے کچھ دورے کئے ہیں' لیکن اس میں سیاسی دکان چمکانے کی زیادہ کوشش ہے۔ اطلاعات کے مطابق عالمگیر ویلفیئر ٹرسٹ اور میمن برادری کی کچھ تنظیمیں خاص کر ہمارے محترم رزاق ٹیسٹلی صاحب' حاجی مسعود صاحب وغیرہ ان علاقوں کے مسلمانوں کی بحالی کے لئے بھرپور اقدامات کر رہے ہیں اور جمعیت علماء اسلام بھی اس سلسلہ میں مصروف عمل ہے۔ ہماری تمام مسلمان بھائیوں خاص کر اہل خیر حضرات سے خصوصی طور پر درخواست ہے کہ اس موقع پر وہ اپنے بھائیوں کی بھرپور امداد کریں ان کے گھروں کو دوبارہ تعمیر کرنے میں مدد دیں' دوائیں اور دیگر ضروریات کا سامان پہنچائیں۔ قادیانیوں' عیسائیوں اور دیگر مشنری تنظیموں کو اس وقت موقع نہ دیں کہ وہ امداد کے نام پر ہمارے ان مظلوم اور ستم رسیدہ لوگوں کو گمراہ کرنے اور مرتد بنانے کی کوشش کریں۔ انشاء اللہ العزیز مسلمانوں کی یہ کوشش ان کے دین و دنیا کے لئے بہتری کا باعث ہوگی۔

مرزا غلام احمد قادیانی کی مسیحیت

احادیث کی روشنی میں

احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہم السلام کے آسمان سے نزول کا مقام دمشق ہوگا جو شام کا موجودہ دارالحکومت ہے اور وہیں دمشق کے مشرقی علاقے میں سفید منارے کے پاس آپ کی تشریف آوری ہوگی اور اس وقت آپ علیہ السلام زرد رنگ کی دو چادریں زیب تن کئے ہوئے ہوں گے' مرزا قادیانی کی پیدائش دمشق میں نہیں قادیان میں ہوئی اور دمشق جانے کی نوبت بھی نہ آئی لیکن مرزا نے مسیح موعود بننے کے لئے اپنے شب و روز اکارت کر دیئے ... (مدیر)

مولانا خالد سیف اللہ (آندھرا پردیش انڈیا)

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی نبوت کا جواز پیدا کرنے کے لئے ان روایات کو سہارا بنایا ہے' جن میں اخیر زمانہ میں قیامت سے پہلے حضرت مسیح کی تشریف آوری کی پیشن گوئی کی گئی ہے۔ یوں تو ان کے دعویٰ نبوت کے مختلف مضحکہ خیز پہلو ہیں۔ لیکن اس وقت صرف اسی پہلو پر بحث ہے جو ان کے دعویٰ نبوت میں بنیادی اور مرکزی اہمیت رکھتا ہے۔ اس موقع پر قادیانیوں سے یہ عرض ہے کہ ان کو پہلے یہ فیصلہ کرنا چاہئے کہ مرزا صاحب کی مسیحیت کو جانچنے کے لئے وہ صرف قرآن مجید کو کسوٹی بنائیں یا قرآن اور صحیح احادیث دونوں کو؟ اگر صرف قرآن کی روشنی میں دیکھا جائے تو مرزا صاحب کا مسیح موعود ہونے کا دعویٰ ہی غلط ہوگا۔ اس لئے کہ قرآن نے تو کہیں حضرت مسیح کی دوبارہ آمد اور ظہور کی کوئی پیشن گوئی ہی نہیں کی ہے۔ پھر جب حدیث اس مسیحیت کے لئے اساس اور بنیاد قرار پائی تو ایسی تمام احادیث کو قبول کرنا ہوگا جو صحیح اور قابل اعتماد سندوں سے ثابت ہو' نہ یہ کہ ایک حدیث کو بنیاد بنا کر مسیحیت کا دعویٰ کیا جائے اور دوسری طرف ان تمام روایات کو نظر انداز کر دیا جائے جن میں آنے والے مسیح کی علامات اور ان کی شناخت کے اصول بتائے گئے:

احادیث سے آنے والے حضرت مسیح کا ایک بنیادی وصف سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہی مسیح ابن مریم ہوں گے جو اس سے پہلے ایک مرتبہ حضرت مریم کے بطن سے پیدا ہو چکے ہیں اور پھر اللہ کی خاص قدرت سے آسمان پر جسم سمیت واپس بلائے گئے اسی احادیث میں ان کے لئے صرف مسیح یا عیسیٰ کا لفظ استعمال نہیں ہوا ہے بلکہ عیسیٰ بن مریم' مسیح بن مریم اور ابن مریم کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں ملاحظہ ہو: ''مسلم عن ابی ہریرہ' بخاری و مسلم' ترمذی' ابن ماجہ عن ابی ہریرہ' ابو داؤد عن ابی ہریرہ' مسند احمد بن حنبل' نسائی عن ثوبان' مسند احمد بن حنبل عن جابر' مسند احمد بن حنبل' ترمذی عن مجمع بن جاریہ' طبرانی عن اوس بن اوس' مستدرک عن انس و ابی ہریرہ و عن ابن عمر' دیلمی عن ابی ہریرہ و غیر ذالک''

احادیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آنے والے مسیح موعود کا محض ظہور نہ ہوگا' بلکہ نزول ہوگا' یہاں تک کہ احادیث میں ان کے آسمان سے نزول کی کیفیت تک بیان کر دی گئی ہے کہ وہ اپنے ہاتھ فرشتوں کے بازوؤں پر رکھے ہوں گے (واضعاکفیہ علی اجنحۃ ملکین) اور ان کی تشریف آوری کا وقت بھی بتا دیا گیا ہے کہ وہ نماز فجر کا وقت ہوگا' لوگ نماز میں مصروف ہوں گے یا اس کی تیاری کر رہے ہوں گے

چنانچہ احادیث میں ہر جگہ ان کی آمد کے لئے نزول یا ہبوط اترنے کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ چنانچہ صرف کنزالعمال ہی میں صحاح سے ماخوذ تیرہ ایسی روایات موجود ہیں (جلد ۱۷ ص: ۲۷۷ تا ۲۸۲ نزول عیسیٰ) ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام جسمانی طور پر آسمان سے نازل ہوں گے نہ یہ کہ دنیا ہی میں کسی انسان کے روپ میں ظاہر ہوں گے۔

احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح کے نزول کا مقام دمشق ہوگا جو شام کا موجودہ دارالحکومت ہے اور وہیں دمشق کے مشرقی علاقے میں سفید منارے کے پاس آپ کی تشریف آوری ہوگی اور اس وقت آپ زرد رنگ کے دو کپڑے زیب تن کئے ہوں گے (مسلم' ابوداؤد' ترمذی' ابن ماجہ عن نواس بن سمعان طبرانی عن اوس بن اوس' ابن عساکر عبدالرحمن ایوب)

حضرت مسیح موعود کی خصوصیت یہ ہوگی کہ وہ صلیب کو توڑ دیں گے۔ خنزیر کو قتل کریں گے' جنگ کا خاتمہ کر دیں گے' مال کی اس قدر فراوانی ہو جائے گی کہ کوئی لینے والا باقی نہ رہے گا اور جزیہ و خراج کا سلسلہ ختم کر دیں گے۔ (بخاری' مسلم' ترمذی عن ابی ہریرہ' مستدرک حاکم و مسلم عن حذیفہ ابوداؤد عن ابی ہریرہ)

صلیب کو توڑنے اور جہاد ختم کر دینے کا مطلب یہ ہے کہ حضرت مسیح کی آمد کے بعد یہودیوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔ عیسائیوں کا یہ خیال کہ وہ صلیب پر چڑھا دیے گئے ہیں' آپ سے آپ باطل ہو جائے گا۔ حضرت مسیح کی ہدایت پر وہ خنزیر کھانا ترک کر دیں گے اور ملت اسلامیہ میں ضم ہو جائیں گے اور جیسا کہ دوسری روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ واحد دین اسلام باقی رہ جائے گا کوئی دوسرا دین باقی نہ رہے گا۔ اس لئے نہ جہاد کی ضرورت رہے گی اور نہ جزیہ کی۔

مسیح موعود کی ایک اہم خصوصیت اور ان کی تشریف آوری کا مقصد اس دجال کو قتل کرنا ہوگا جو مسیح کے نام سے ظاہر ہوگا اور اس نے اپنی بے پناہ قوت کے ذریعہ دنیا کے ایک بڑے حصے پر غلبہ پالیا ہوگا' احادیث میں دجال کے اوصاف حضرت مسیح اور دجال کا مقابلہ اور دجال کے مقام قتل کی پوری وضاحت موجود ہے بلکہ یہ ان مسائل میں سے ہے جو شاید دوسری تمام علامات قیامت کے مقابلہ میں زیادہ وضاحت سے بیان کی گئی ہیں۔

ان کا ماحصل یہ ہے کہ دجال ایک انسان ہوگا جس کی داہنی آنکھ بھینگی (اعور) ہوگی (مسند احمد' ابن ماجہ عن فاطمہ بنت قیس' بخاری و مسلم' ابوداؤد' ترمذی ابن عمرؓ مستدرک حاکم عن ابی امامۃ) وہ شام اور عراق کے درمیان سے ظاہر ہوگا (مستدرک عن ابی امامہ) اس کی آنکھوں کے درمیان "کافر" لکھا ہوگا' جس کو ہر مسلمان پڑھ سکے گا۔ (مسلم عن انس) اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے یہ غیر معمولی قدرت حاصل ہوگی کہ وہ ایک انسان کو قتل کر کے دوبارہ زندہ کر دے (مسلم عن سعید) اس کی آنکھ کا رنگ سبز ہوگا (بخاری فی کتاب التاریخ عن ابی) وہ کھانا کھائے گا اور بازار میں چلے گا (مسند احمد عن عمران بن حصین) وہ یہودیوں میں سے ہوگا (مسلم عن انس) اس کے ماں باپ کی اس کے سوا اور کوئی اولاد نہ ہوگی (مسند احمد' ترمذی عن ابی بکر) حضرت مسیح اسے مقام "لد" پر قتل کر دیں گے (مسند احمد' ترمذی عن مجمع بن جاریہ' مسلم ابوداؤد' ترمذی' ابن ماجہ عن نواس ابن سمعان) اور حضرت مسیح کی دجال سے جنگ ہوگی (نسائی عن ثوبان)

واضح رہے کہ "لد" ایک مقام کا نام ہے جو موجودہ حکومت عیسائی کا جنگی ایئرپورٹ ہے اور دجال کو قتل کرنے سے مراد کوئی تشبیہ نہیں ہے بلکہ حقیقی معنوں میں قتل کرنا ہے اور اس کی علامت یہ ہے کہ عہد رسالت میں ابن صیاد نامی ایک شخص کے بارے میں صحابہ کرامؓ کو شبہ ہو گیا کہ شاید وہ دجال ہے اور حضرت عمرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے قتل کی اجازت چاہی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ دجال ہے تو تم اس پر غالب نہ آسکو گے اسے صرف حضرت مسیح ہی قتل کریں گے۔ اور اگر دجال نہ ہوا تو اس کے قتل

کا کوئی فائدہ نہیں (بخاری و مسلم ترمذی عن ابن عمر' مسلم عن ابن مسعود) اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ حضرت مسیح ایسے ایک خاص شخص کو قتل کریں گے جو دجال ہو گا۔

احادیث میں حضرت مسیح کی یہ خصوصیت بھی بتائی گئی ہے کہ وہ حج یا عمرہ یا دونوں فرمائیں گے' حج کو تشریف لے جاتے ہوئے مقام روحا پر قیام بھی کریں گے۔ (مسلم' مسند احمد عن ابی ہریرہ) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اقدس پر بھی حاضر ہوں گے اور سلام کریں گے۔ (مستدرک عن ابی ہریرہ)

دنیا میں دوبارہ تشریف لانے کے بعد حضرت مسیح چالیس سال زندہ رہیں گے' پھر آپ کی وفات ہو گی اور مسلمان آپ کی نماز جنازہ پڑھیں گے (ابوداؤد عن ابی ہریرہ' مستدرک و مسند احمد بن حنبل عن ابی ہریرہ) یہ گویا ان احادیث کا نچوڑ اور خلاصہ ہے جو حضرت مسیح کی دوبارہ دنیا میں تشریف آوری اور دجال کے فتنہ سے نمٹنے کے سلسلہ میں ہے۔ مرزا صاحب کو مسیح موعود قرار دیئے جانے کے لئے ضروری ہو گا کہ ان پر یہ تمام علامتیں اور نشانیاں پوری اتری ہوں۔ یہ احادیث ان کے حق میں اس لئے حجت ہیں کہ انہی احادیث کی وجہ سے مرزا صاحب اور ان کے متبعین مرزا صاحب کی مسیحیت کا دعویٰ کرتے ہیں' پھر یہ کیونکر روا ہو سکتا ہے کہ جو اپنے مطلب مفید ہو اسے تو لے لے اور جس سے ان کی مسیحیت کا شیش محل پاش پاش ہوتا ہے اسے چھوڑ دیں اور نظر انداز کر دیں۔

مرزا جی کا جائزہ:

اب آیئے مرزا صاحب کی زندگی کا جائزہ لیں کہ ان میں یہ اوصاف پائے جاتے ہیں:

☆...... مرزا صاحب کی والد کا نام مرتضیٰ تھا (کتاب البریہ ص ۱۳۴ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی) اور والدہ کا چراغ بی بی (حیات النبی ج ۱ ص ۱۴۲) اب ظاہر ہے کہ وہ مسیح ابن مریم بننے سے رہے کہ حضرت مسیح کی بن باپ معجزانہ پیدائش ہوئی تھی اور ان کی والدہ کا نام مریم تھا' یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک شخص ابن مریم بھی ہو اور ابن چراغ بی بی بھی؟

☆...... مرزا صاحب کو خود اعتراف ہے کہ عام انسانوں کی طرح ماں باپ سے ان کی پیدائش ہوئی ہے نہ یہ کہ وہ آسمان سے اتارے گئے ہیں' حالانکہ ابھی گزر چکا ہے کہ حضرت مسیح کی پیدائش جس طرح معجزانہ طور پر بن باپ کے ہوئی ہے اسی طرح غیر معمولی طور پر ان کا آسمان سے نزول ہو گا۔ (وما ذالک علی اللہ بعزیز)

☆...... مرزا صاحب کی پیدائش دمشق میں نہیں قادیان میں ہوئی اور شاید کبھی دمشق جانے کی نوبت بھی نہ آئی اور نہ یہ ہوا کہ پیدائش کے وقت وہ دو زرد کپڑے میں لپٹے ہوئے ہوں' حالانکہ مذکورہ احادیث کے مطابق حضرت مسیح دمشق میں ایک سفید منارہ کے پاس آئیں گے اور اس وقت آپ پر دو زرد کپڑے ہوں گے۔

☆...... مرزا صاحب نے نہ کوئی صلیب توڑی اور ان کی وجہ سے عیسائیوں نے خنزیر کھانا ترک کر دیا' نہ ایسی مالی فراوانی ہوئی کہ کوئی لینے والا باقی نہ رہے اور نہ اسلام کو ایسا غلبہ حاصل ہو سکا کہ تمام ملتیں اسلام میں ضم ہو جائیں اور جہاد و جزیہ کی ضرورت باقی نہ رہے۔

صلیب توڑنے کا مفہوم اگر دلائل کے ذریعہ اسلام کو عیسائیت پر غالب کرنا ہو تو کیا اس کام کے لئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کافی نہ تھے اور جہاں تک استدلالی غلبہ کی بات ہے تو سلف صالحین نے رد عیسائیت پر جو کام کیا ہے وہ مرزا صاحب کی براہین احمدیہ سے کہیں بڑھ کر ہے۔

☆☆......☆......☆☆

قطعہ

عبدالحلیم احقر تحصیل و ضلع مانسہرہ

جھوٹے پیغمبر کی خاطر کس قدر ہیں کاوشیں
امت مرزا کی ہیں مذموم کتنی خواہشیں
آنکھیں کھولو حکمرانو! قادیانی ذریت
ملک و ملت کے خلاف کر رہی ہے سازشیں

جہاد افغانستان تاریخ کے آئینے میں

مولانا مفتی محمد جمیل خان

۱۹۶۰ء اور ۱۹۸۰ء کی درمیانی دہائیاں اس اعتبار سے دنیا کے لئے تاریک حیثیت رکھتی ہے کہ روس سپر طاقت کی حیثیت سے اپنے عروج و کمال پر پہنچ چکا تھا زمین کے علاوہ اس کے اقتدار کی طنابیں چاند اور دیگر سیارات کی طرف رخ کر رہی تھیں۔ اسلحہ کی بڑھتی ہوئی نئی قوت نے اس نشہ اقتدار کو اتنا بڑھایا ہوا تھا کہ وہ جس ملک کو چاہتا اپنے تسلط میں لے لیتا۔ امریکہ اور روس کے دنیا پر قبضہ کے خواب نے ان دونوں کو ہر ضابطے اور اخلاقی قانون سے مستثنیٰ کر دیا تھا ایسے میں امریکہ نے ویتنام کو اپنے زیر نگیں لانے کے لئے اپنی فوجیں ویتنام میں داخل کیں اور اس کو منہ کی کھانا پڑی اور ہزاروں لاشوں کو چھوڑ کر وہاں سے بھی اپنے اقتدار کو وسیع کرنے کے لئے دوسرے ملکوں کا رخ کیا اور بعض ممالک میں اس کو کامیابی حاصل ہو گئی ایسے میں اللہ تعالیٰ نے عرب ممالک اور خلیجی ریاستوں کو تیل کی دولت سے نوازا۔ اس دولت پر قبضہ کرنے کے لئے امریکہ اور روس کی دوڑ شروع ہو گئی اور ان کی للچائی ہوئی نگاہوں نے اس خطے کو اپنے زیر تسلط لانے کے لئے تیاری شروع کر دی۔ امریکہ نے اس موقع پر جنگ کے بجائے عیاری سے کام لیا اور اقتصادی اور معاشی ترقی کے نام پر ان ممالک میں ایسا اثر و رسوخ بڑھایا کہ یہ ممالک اس کے زیر اثر آگئے اور عملاً ان ممالک کے فوائد سے امریکہ مستفید ہونے لگا۔ اس کے لئے یہ صورتحال تشویشناک تھی' امریکہ کے بڑھتے ہوئے اثر و رسوخ اس کے سپر طاقت کے لئے چیلنج تھا اس لئے اس نے خلیجی ممالک کے تیل کے کنوؤں پر قبضہ جمانے کے لئے اپنے زیر اثر ملک افغانستان میں براہ راست داخل ہونے کا فیصلہ کیا تاکہ اس کے بعد پاکستان کے راستہ گوادر سے ہوتا ہوا مسقط' عمان اور خلیجی ریاستوں کو نہ صرف اپنے کنٹرول میں لے لے بلکہ گرم پانی تک رسائی حاصل کرے کیونکہ نصف دنیا پر تسلط کے باوجود وہ سمندری حدود سے محروم تھا۔ ادھر افغانستان کی صورتحال یہ تھی کہ اس کے تینوں طرف روس کی سرحدیں ملتی تھیں اور روس کی طرف سے مسلم وسطی ریاستوں کی اسلامی حیثیت ختم کرنے کے بعد افغانستان سے اس کے اقتصادی اور سفارتی رابطے نہ صرف بحال تھے بلکہ اس ملک کے حکمران اس کے غلام کی حیثیت رکھتے تھے۔ تجارتی لین دین تمام تر روس کے ساتھ تھا۔ پچاس سال کے عرصہ میں تعلیم و تعلم کے نام پر روس نے افغان نوجوانوں کو ذہنی طور پر غلام بنانے اور ان کے نظریات تبدیل کرنے کی تمام تر کوشش کر ڈالی تھی اور بڑے شہروں کی حیثیت یہ ہو گئی تھی کہ اسلام کے نام سے نئی نسل آگاہ تھی' لیکن ذہنی طور پر وہ اسلام سے دور ہو چکی تھی۔ روس سے تعلیم یافتہ نوجوان مذہب سے عاری ہو چکے تھے' ادھر حکمران طبقہ اور فوجی قوت روس کی صرف غلام نہیں بلکہ ابرو کے اشارے پر جان چھڑکنے کے لئے کمربستہ رہتی تھی۔ روس کے لئے افغانستان میں داخلے کی کوئی رکاوٹ نہ تھی' اس کے لئے اگر خطرات تھے تو پاکستان میں وہ بھی معمولی سی مداخلت کے لئے اس لئے ۱۹۷۹ء میں روس نے اپنی فوجیں داخل کر دیں۔ اس سے قبل کی صورتحال کے پیش نظر افغانستان کے علماً کرام نے روسی نظریات اور افغانستان میں بے دینی کے فروغ پر اپنے حکمرانوں کے خلاف جہاد شروع کر دیا تھا۔ مفکر اسلام مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ: "ایک طالب روس سے تعلیم حاصل کر کے افغانستان واپس پہنچا تو اس کے والد نے اس کو کہا کہ شادی کر لو اور اس سلسلے میں کوئی جگہ بتادو تاکہ شادی کی جائے تو اس نے کہا کہ باہر جانے کی کیا ضرورت' گھر میں بہن بیٹھی ہے اور میری دیکھی بھالی ہے اس سے کرا دو۔ والد نے سمجھایا تو اس نے کہا کہ یہ سب مذہبی ڈھکوسلے ہیں' والد نے کہا اچھا۔ کل بات کریں گے۔ اپنے عزیز و اقارب کو جمع کیا اور ان کے سامنے اس سے پوچھا۔ اس کے اس جواب پر اس کو گولی مار دی اور لوگوں کو کہا کہ میں یہ آپ کو بتانا چاہتا تھا۔" بہرحال جہاد شروع ہو چکا تھا دوسری طرف' حکومت نے اس جہاد کو کچلنے کے لئے تیاری شروع کی ہوئی تھیں۔ ملا شور بازار' ملا مجددی اور دیگر بڑے سرکردہ مشائخ کو جیلوں میں ٹھونس دیا۔ ۱۹۷۹ء میں روسی فوجوں کے افغانستان میں باضابطہ داخلے نے افغان علماً کرام اور عوام میں تشویش کی لہر دوڑا دی اور انہوں نے اس سلسلے میں مشترکہ لائحہ عمل تیار کرنے کی ضرورت محسوس کی اور آخر کار پہلے مرحلے میں علماً کرام نے متفقہ طور پر جہاد کا فتویٰ جاری کر دیا اور مزید رہنمائی کے لئے پاکستان

کے علماء کرام کی طرف رجوع کیا۔ مفکر اسلام مولانا مفتی محمود محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوری' شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق اکوڑہ خٹک 'مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع (رحمہم اللہ) ترجمان اہلسنت حضرت مولانا سرفراز خان صفدر' مجاہد ملت حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی اور پاکستان کے دیگر علماء کرام نے متفقہ طور پر فتویٰ جاری کیا کہ افغانستان کے علماء کرام اور اہل اسلام پر روس اور اپنی حکومت کے خلاف جہاد فرض ہے اور جمعیت علماء اسلام نے اس سلسلے میں چوک یادگار پشاور' شیرانوالہ لاہور' جامعہ اسلامیہ راولپنڈی' رہائش گاہ پیر پگاڑا کراچی' مطلع العلوم کوئٹہ میں جہاد کانفرنسوں کا آغاز کیا اور افغانستان والوں پر جہاد فرض عین اور پاکستانی مسلمانوں پر فرض کفایہ قرار دیا اور مجاہدین کی بھرپور حمایت کا اعلان کیا گیا۔ اس دوران جمعیت علماء اسلام کے تحت حرکۃ الجہاد اسلامی کے نام سے جہادی تنظیم قائم کی گئی جو اب حرکۃ المجاہدین کے نام سے جہادی خدمات انجام دے رہی ہے اور اس کی دس سالہ جہادی جدوجہد میں ہزاروں شہداء کا نام شامل ہے۔ بہر حال بقول مولانا جلال الدین حقانی "ہم نے پستول سے جہاد شروع کیا اور گوریلا طرز پر دشمن سے اسلحہ چھین کر ان کے خلاف استعمال کرنا شروع کیا۔ آہستہ آہستہ جہاد کا عمل بڑھنا شروع ہوا اور افغانستان نے اپنی تاریخ کے مطابق اپنی سرزمین پر غیر ملکی تسلط قبول کرنے سے انکار کردیا۔ لاکھوں مہاجرین نے ایمان کی حفاظت کے لئے ملک کی آرام دہ زندگی کو ترک کیا۔ اور ہر نوجوان اور بوڑھے نے اپنی زمام علماء کرام کے حوالے کرکے جہاد پر بیعت کرلی۔ روس افغانستان میں پھنستا چلا گیا روس کی اسلحہ کی طاقت جذبہ جہاد کے آگے ماند پڑگئی۔ نہتے مجاہدین کی ایمانی قوت نے روسی افواج کو ناکوں چنے چبوا دیئے اور ہر جگہ ذلیل و خوار ہو کر روسی فوجی کتوں کی طرح مرنے لگے۔ ان کی بے گور و کفن لاشوں پر گدھ اور کتے منڈلانے لگے۔ مجاہدین کے نام سے وہ خوف کھانے لگے 'افغانستان پر قبضہ کے خواب دیکھنے والوں کو اپنی زندگی کے لالے پڑ گئے۔ اُدھر دنیا بھر کے مجاہدین اور پاکستان کے دینی مدارس کے طلباء نے اپنے افغان مجاہد بھائیوں کا بھرپور ساتھ دیا۔ مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ نے افغانستان کے تمام علماء کرام کو جہاد کے ایک نقطہ پر متفق کیا اور آخر کار ۱۴/سال کی کم مدت میں افغانستان کے مسلمانوں نے علماء کرام کی قیادت میں دس لاکھ سے زائد جانوں کا نذرانہ اور لاکھوں زخمیوں کا نذرانہ اور کفارہ دے کر نہ صرف افغانستان کو بچایا بلکہ دنیا کے نقشے سے سوویت یونین کا نام تک کھرچ ڈالا اور ۱۹۸۹ء کو روس کو جنیوا معاہدہ کرنا پڑا جس کے تحت اس نے ۱۵/فروری ۱۹۸۹ء تک اپنی فوجوں کو افغانستان سے نکالنے کی حامی بھری اور پھر ۱۵/فروری کے تاریخی دن اطراف عالم کے لوگوں نے عجیب منظر دیکھا کہ (وہ روس جس کی تاریخ تھی کہ کسی ملک میں داخل ہونے کے بعد کبھی نکلا نہیں اور افغانستان کی تاریخ تھی کہ اس نے کسی کا تسلط قبول کیا نہیں) روس کی فوجیں افغان مجاہدین کے ہاتھوں ذلیل ہو کر اپنی جانیں بچا کر افغانستان سے راہ فرار اختیار کررہی تھیں۔ روسی فوجوں کے انخلاء کے بعد افغان حکمرانوں کو اسلحہ نے کوئی کام نہ دیا اور ظاہر شاہ داؤد' حفیظ اللہ امین' نور محمد ترہ کئی' ببرک کارمل کی مجاہدین کے ہاتھوں عبرتناک ذلت و موت کے بعد نجیب اللہ اپنا اقتدار برقرار نہ رکھ سکا اور روسی اسلحہ سمیت اپنا پورا ملک ۱۹۹۲ء میں مجاہدین کے حوالے کرنے پر مجبور ہوا اور بڑی مشکل سے اقوام متحدہ میں پناہ لے کر جان بچانے میں کامیاب ہوا اور کابل میں صبغت اللہ مجددی کی مجاہدین حکومت قائم ہوئی۔ دو ماہ حکومت کرنے کے بعد مجاہدین جماعتوں کی رائے شماری کے مطابق پروفیسر برہان الدین ربانی مجاہدین حکومت کے صدر قرار پائے اور حکمت یار وزارت عظمیٰ کے لئے منتخب ہوئے جبکہ وزارت دفاع احمد شاہ مسعود کے حصے میں آئی اور دیگر وزارتوں پر یونس خالص' عبدالرسول سیاف اور دیگر مجاہد رہنما فائز ہوئے۔ مجاہدین کی حکومت کے قیام کے بعد اندازہ تھا کہ افغانی مسلمانوں کے آزمائش کا دور ختم ہو گیا لیکن "ہمان حق کا کتبہ" اقتدار کی جنگ میں ایسا مشغول ہوا کہ احمد شاہ مسعود اور برہان الدین نے حکمت یار کو قبول کرنے سے انکار کردیا اور بدقسمت حکمت یار وزارت عظمیٰ کے عہدہ کے باوجود کابل میں داخل ہونے کی حسرت لئے اپنے مرکز پر بیٹھا رہا اور اشتعالی طور پر اس نے برہان الدین کا جینا دوبھر کردیا اور وہ کابل جو روس کے تسلط کے چودہ سال محفوظ رہا تھا مجاہدین کی خانہ جنگی کا شکار ہو گیا اور کابل کی جنگ نے آناً فاناً اس علاقے کو کھنڈرات میں بدل دیا اور کابل کے رہنے والوں کی زندگیاں اجیرن کردیں۔ مرکزی حکومت کی کمزوری اور خانہ جنگی نے ملک کے وسیع و عریض خطے میں پھیلے ہوئے جنگجو کمانڈروں کو مادر پدر آزاد کردیا اور قانون کی گرفت نہ ہونے کی وجہ سے بے دین قوتوں کا راستہ کھول دیا اور تاریخ افغانستان نے وہ مناظر دیکھے کہ شیطان اور کفر کی قوتیں بھی شرما گئیں۔ دہشت و بربریت کی چنگیزی مثالیں ماند پڑ گئیں۔ عورتوں اور بچوں کی عصمت دری کے واقعات سڑکوں پر کھلے عام ہونے لگے۔ چوری اور لوٹ مار پیشہ بن گئی بالیوں اور انگوٹھیوں کے حصول کے لئے کان کی لوئیں اور انگلیاں کاٹی جانے لگیں۔ مرد لڑکوں اور

نوجواں لڑکیوں کو لوگ سات پردوں کے پیچھے چھپانے لگے۔ کیمونسٹ قوتیں مجاہدین کے نام پر یہ سب کچھ کرنے لگیں۔ حاملہ عورتوں اور بوڑھوں کو زیادتی کا نشانہ بنایا جانے لگا' لوگوں کے منہ سے آخری لقمہ تک چھینا جانے لگا' ٹیکسی ڈرائیوروں سے کچھ نہ ملنے کی صورت میں ٹنکی سے پیٹرول نکالا جانے لگا' غرض مجاہدین کے نام پر شیطانوں کی حکومت آگئی۔ اصل مجاہدین اپنے گھروں میں روپوش ہوگئے یا اپنی تعلیم و تعلم میں مصروف ہوگئے۔ لوگ اتنے عاجز آگئے کہ مجاہدین کے نام سے پناہ مانگنے لگے' ظاہر شاہ جیسے بداطوار شخص کی واپسی کی دعائیں ہونے لگیں۔ ایسے میں خدا تعالیٰ کو افغانستان کے مظلوم مسلمانوں پر رحم آگیا۔ ان کی خطائیں معاف ہوگئیں کفارہ قبول ہوا اور ۱۹۹۳ء کے ایک دن قندھار کے نواحی علاقے "کشکی نخود" میں چند علماً جمع ہوئے جن کی تعداد آٹے میں نمک کے برابر بھی نہ تھی ۸۰ افراد جن میں پندرہ بیس علماً اور مخلص مجاہدین شامل تھے' وہ ایک دوسرے کے سامنے روئے' خونی واقعات بتائے' مسلمانان افغانستان کی حالت زار پر غور کیا اور پھر خدا تعالیٰ کی طرف رجوع ہوئے' استخارے کی دعائیں پڑھیں اور اللہ تعالیٰ پر بھروسے کا عزم کرتے ہیں مفسد قوتوں کے خلاف جہاد کا اعلان کرتے ہوئے اپنی تحریک کو "طالبان" کا نام دیا اور ایک مخلص مجاہد جن کی آنکھ روس کے خلاف جہاد میں ضائع ہوچکی تھی' جس کی زندگی جہاد سے عبارت تھی اس کے ہاتھ پر بیعت کر کے اسپین بولدک کی طرف یہ قافلہ روانہ ہوا' راستہ میں جگہ جگہ زنجیریں لگائے جھوٹے مجاہد اور کمانڈر بھتہ وصول کررہے تھے' ہر گلی میں الگ الگ حکومتیں اپنے قوانین نافذ کررہی تھیں۔ اسپین بولدک کی پہلی زنجیر توڑ کر جہاد کا اعلان کیا اور آہستہ آہستہ ایک ایک زنجیر ٹوٹتی گئی اور اسلامی ریاست کا سفر قندھار کی طرف شروع کیا۔ اس دن کے مختصر مرحلے میں اسپین بولدک سے قندھار کا نواحی زیر نگیں آگیا تو اس میں اسلامی قوانین کا نفاذ کر کے اسلحہ سب سے چھین لیا گیا۔ چمن سے آنے والے افغانی مسلمانوں نے عجیب منظر دیکھا کہ اب اسپین بولدک سے قندھار تک کوئی پکڑ دھکڑ نہیں' کوئی لوٹ مار نہیں' کسی نے بھتہ نہیں مانگا تو ان کو یقین نہیں آیا' جو پیشگوئیاں شروع ہوئیں لیکن ذہنی بات سمجھ کر لوگ فراموش کرگئے' ادھر قندھار پر ظالم اس طرح دندناتے رہے تھے' اس طرح بدمعاشیاں عروج پر تھیں' برہان الدین کے کمانڈر غیض و غضب کی علامت بنے ہوئے تھے' زندگیاں لوگوں کی اجیرن کی ہوئیں تھیں' ملا عمر اور ساتھی مشورے کے لئے بیٹھے' اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کیا دل میں خدا تعالیٰ نے بات ڈالی قندھار کا فتح کرنا اور اس کو اسلامی ریاست کا پہلا دارالخلافہ بنا کر ایک نمونے کے طور پر پیش کرنا طالبان کے لئے ضروری ہے' پھر دیر کس بات کی۔ اٹھو اور چلو' یا شہادت یا فتح۔ اسپین بولدک اور نواحی علاقوں کی فتح نے اسی افراد کے قافلے کو چند سو تک وسیع کردیا تھا۔ مخلص مجاہدین جمع ہونے شروع ہوگئے تھے' ملا عمر کے ہاتھ پر بیعت کرنے والوں میں اضافہ ہورہا تھا' چند سو افراد جمع ہوئے' معمولی اسلحہ اٹھایا' قندھار کا رخ کیا اور دنیا نے حیرت زدہ منظر دیکھا "ظالم بزدل ہوتا ہے" کا محاورہ سچا ثابت ہوا۔ "مختصر مومن جماعت کثیر جماعت پر غالب آئے گی" کا وعدۂ خداوندی کا منظر سامنے آیا اور قندھار چند لمحوں میں طالبان کے ہاتھ میں آگیا۔ طالبان نے داخل ہوتے ہی مسلم حکمرانوں کی صفات کا مظاہرہ کیا کہ جب ہم ان کو زمین میں خلافت دیتے ہیں تو وہ نمازیں قائم کرتے ہیں' زکوٰۃ دیتے ہیں اور اچھائی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں۔" قندھار کی فتح پر اعلان ہوا' اپنا اسلحہ اسلامی ریاست کے پاس جمع کرادو' تمہاری جانوں کی حفاظت اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لشکر طالبان کے ذمہ ہے۔ اگر ہم اس میں کامیاب نہ ہوئے تو چھوڑ کر چلے جائیں گے کیونکہ خلیفہ ثانی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہی طریقہ تھا اور پھر چشم فلک نے دیکھا کہ اسلحہ والے ملک میں ہر مسلمان نے اپنا اسلحہ طالبان کے پاس جمع کردیا' کسی ظالم کے پاس قوت نہیں رہی اور طالبان نے قندھار میں مثالی امن قائم کردیا۔ شریعت کے قوانین نافذ ہوئے' قاتلوں اور ڈاکوؤں کے لئے شرعی سزائیں تجویز ہوئیں' قوانین اسلام کا اعلان ہوتے ہی اللہ تعالیٰ کی برکتوں کا مشاہدہ شروع ہوا اور ہر شخص چین کی زندگی پاگیا۔ مسلمانوں نے دیکھا اسپین بولدک سے قندھار تک امن و سکون اور ہر چیز کی فراوانی' زندگی مطمئن اور آرام دہ اور قندھار آتے دوسری طرف بے امنی' لوٹ مار' ظلم و ستم' دونوں طرف افغانی حکمران ہی دونوں طرف مجاہد قوتیں ہیں۔ پھر یہ فرق کیوں؟ یہ تفاوت کیسا؟ ذہن نے جواب دیا ایک طرف شرعی قوانین' دوسری طرف شخصی قوانین۔ ایک طرف اسلامی مشاورت' دوسری طرف شخصی احکام و آمریت' ایک طرف مخلوق کے قوانین' ایک طرف خالق کے قوانین' ایک طرف جہاد کے ثمرات دوسری طرف کمانڈروں کے مفادات' ایک طرف اسلام اور دین کی سربلندی' دوسری طرف جماعت کی سربلندی' ایک طرف اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا لشکر' دوسری طرف مفاد پرست اور مفسد لوگوں کا لشکر' ایک طرف قرآن و سنت' دوسری طرف اقتدار اور نشہ اقتدار' ایک طرف سب قوانین خداوندی کے

تاج' دوسری طرف سب قوانین سے بالاتر' ایک طرف اللہ تعالیٰ کے غلام' دوسری طرف اللہ کے بندوں پر خدائی کے دعویدار' ہر طرف سے صدائیں بلند ہونے لگیں' طالبان ہماری طرف آئیں ہم آپ کے لئے چشم براہ ہیں' آپ کی آمد کے منتظر' ہمیں نجات دہندہ کی ضرورت ہے' ہمیں نفاذ شریعت کی ضرورت ہے' اسلامی قوانین سے انحراف کی ہم نے بہت سزا بھگت لی۔ ہم اسلامی لشکر میں داخل ہونا چاہتے ہیں' ربانی کی حکومت حکمت یار کی' حکومت سیاف کی لیکن جھنڈے طالبان کے' سفید پرچم ہر طرف لہرانے لگا' ہر جماعت کے مخلص مجاہدین جماعتوں کا طوق اتار کر طالبان میں شامل ہونے لگے' شیطان نے کہا کہ طالبان کے یہاں عزت نہیں ہوگی' عہدہ نہیں ملے گا' عیاشی ختم ہو جائے گی' امداد بند ہو جائے گی' بھوکے مروگے کیونکہ طالبان کے پاس کچھ نہیں' کئی کئی دن کی باسی روٹیاں ملتی ہیں (مفتی نظام الدین شامزئی کے اعزاز میں جو روٹی آئی تھی کر ان کے ساتھی پیچش کا شکار ہو گئے) اسلحہ ہاتھ میں نہیں رہے گا' لیکن مولانا جلال الدین حقانی' مولانا ارسلان رحمانی اور دیگر مخلص مجاہدین کو یہ سب کچھ نہیں چاہئے تھا وہ تو ایک سپاہی تھے کسی امیر المومنین کے منتظر تھے' جماعتیں ٹوٹ گئیں' مخلص مجاہدین الگ ہو گئے' اللہ تعالیٰ کے رسول کا لشکر مضبوط ہو گیا۔ تائید غیبی حاصل ہوتی گئی' پاکستان کے علمأ کرام کے کانوں تک آواز پہنچی۔ سب سے پہلے مفتی نظام الدین شامزئی نے لبیک کہا' مولانا امداد اللہ' مولانا عطأ الرحمٰن اور دیگر علمأ کرام قندھار روانہ ہو گئے۔ مولانا فضل الرحمٰن' مولانا نادر کشمیری' کمانڈر عبدالجبار تھے' حرکۃ المجاہدین کے ہزاروں مجاہد تیار کئے اور ملا عمر کے ہاتھ پر بیعت کے لئے دے دیئے مولانا عبدالغنی اور مولانا نور محمد اٹھے اور جمعیت علمأ اسلام بلوچستان کو طالبان کی حمایت کے لئے وقف کر دیا' مدارس خالی کر دیئے اور تمام طلبأ اور اساتذہ میدان جہاد میں شہادت کے لئے جمع ہو گئے ایسا لگتا تھا کہ مولانا عبدالغنی نے جہاد کے فرض عین کا فتویٰ دے دیا۔ مولانا عبداللہ چترالی اور مولانا ایوب جان بنوری نے جمعیت علمأ اسلام سرحد طالبان کے حوالے کر دی' مفتی رشید احمد صاحب نے طالبان کے اسلامی لشکر ہونے کا اعلان کر کے اپنی تائید و نصرت کے دروازے وا کر دیئے اور اپنے حلقے کو طالبان کی حمایت کے لئے وقف کر دیا۔ مفتی رفیع عثمانی اور مفتی مولانا محمد تقی عثمانی نے بھی انشراح صدر سے تائید و حمایت کا اعلان کر دیا۔ بنوری ٹاؤن تو مقدمۃ الجیش تھا' مفتی احمد الرحمٰن کے جانشین کیسے پیچھے ہٹ سکتے تھے' مولانا عبدالسمیع اور محمد بنوری' ڈاکٹر حبیب اللہ اپنے طلبأ کے ساتھ قندھار پہنچ گئے اور تمام حساس علاقوں پر ان کی ڈیوٹیاں لگ گئیں۔ حکیم محمد اختر بھی میدان عمل میں اتر آئے مجاہدین کے شانہ بشانہ مریدین سمیت مصروف عمل ہو گئے۔ جمعیت علمأ افریقہ جو ہر کام میں پیش پیش تھے جب ان کے کانوں میں اسلامی لشکر کی آواز پہنچی تو وہ بھی لبیک کی صدائیں بلند کرتے ہوئے شریک سفر ہو گئے۔ مفکر اسلام مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ تو افغانستان کے مجاہدین کے سرخیل تھے' قائدین قائد مولانا فضل الرحمٰن تو طالبان کی دلوں کی دھڑکن ہیں ان کی امدادی تائید نے طالبان کا قد اقصائے عالم میں بلند کر دیا۔ مرشدی حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی کے پہلے فتویٰ نے تمام دنیا کی جہادی قوتوں کو طالبان کی طرف متوجہ کیا۔ غرض پاکستان اور ہندوستان کے علمأ حق اپنے شاگرد و تلامذہ کے اس جہاد میں شرکت کے لئے اپنا تن من نچھاور کرنے کے لئے تیار ہو گئے اور پھر دنیا نے دیکھا کہ دارالعلوم دیوبند اور شیخ الہند محمود الحسن' حافظ ضامن شہید' شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی' حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی' فقیہ امت حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی' حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی' سید الاتقیا حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہم اللہ سے منسوب طالبان نے اللہ کے لشکر کا کردار ادا کرتے ہوئے موگر' ہرات' اور غزنی کی طرف پیش قدمی کی نصرت خداوندی کے دروازے کھل گئے۔ دشمن پر رعب غالب آگیا۔ کمانڈر اسمٰعیل اور حکمت یار جیسے مضبوط قوئی کے مالک کمانڈر' راہ فرار اختیار کرنے لگے' عبدالقدیر جیسے جری دم دبا کر بھاگ گئے۔ ادھر ملا عمر کے تدبر نے لشکر اسلام کو کہیں پیٹھ پھیرنے کا سبق نہیں سکھایا' چند طلبأ پیش قدمی کرتے ہوئے ایک بڑے لشکر کے سامنے پہنچے تو ان کی کثرت اور اسلحہ کی قوت نے وقتی طور پر طالبان کو مغلوب کر دیا۔ حکمت عملی کے تحت پیچھے ہٹنے کا ارادہ کیا تو امیر المومنین ملا عمر نے کہا کہ زنجیریں اٹھا کر واپسی کے راستہ مسدود کر دو اور خود کلاشنکوف لے کر کھڑے ہو گئے کہ اسلامی لشکر میں پیٹھ پھیرنے والے کی سزا موت ہے۔ شہادت یا فتح اور پھر چشم فلک نے منظر دیکھا کہ نہتے طلبأ ہرات پر کثیر نوجوانوں کو روندتے ہوئے ایسے داخل ہوئے کہ پورا ہرات سفید جھنڈوں سے سراپا استقبال بنا ہوا تھا اور مفسد کمانڈروں سے برأت کا اظہار کر رہا تھا۔ غزنی کے راستہ ہر دشمن نے ایسی بارودی سرنگیں بچھائیں کہ جان کا نذرانہ دیئے بغیر کوئی راستہ نہیں۔ دن گزرتے جا رہے ہیں' فتح کا امکان نہیں کیونکہ کوئی راستہ نہیں' ایک طالب علم ایک اللہ کا سپاہی اٹھا' کیا کوئی میرے ساتھ چلنے کے لئے تیار ہے؟ ایک جان کا نذرانہ ایک قدم کا فاصلہ صاف' دوسری

جان کا نذرانہ' اگلا قدم صاف اور پھر جذبہ جہاد سے سرشار اللہ تعالیٰ کے سپاہیوں کے سامنے دنیا کی ہر تدبیر ناکام ہوگئی' ہر اسلحہ عاجز آگیا اور دنیا نے شجاعت وبہادری کا یہ منظر بھی دیکھا کہ ایک ایک مجاہد اپنے پرخچے اڑاتا گیا اور قدم کی تقدیر بن گیا اور بچیس انفرادی شہادتوں نے لاکھوں اجتماعی انسانوں کی زندگی بدل دی۔ غزنی فتح ہوا اور پھر کابل کی طرف پیش قدمی شروع ہوئی' جلال آباد کیسے فتح ہوا؟ اس درہ کو کیسے عبور کیا گیا' جس کے اوپر ٹینک اور توپوں اور اسلحہ کے انبار لگے ہوئے تھے اور کس طرح مجاہدین نے ناممکن کو ممکن بنایا یہ سب اسلامی لشکر کی تاریخ کا حصہ ہیں' جس پر آج تک کسی کو یقین نہیں۔ لیکن جو قوت طارق بن زیاد کے لشکر کو سمندر پر گھوڑے دوڑانے کی قوت عطا کرسکتا ہے وہ خدا لشکر اسلام طالبان کو بھی ہر قسم کی قوت فراہم کرسکتا ہے۔ بقول حضرت مولانا محمد یوسف حضرت جی امیر دوم تبلیغی جماعت جب شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ نے نصیحت کی کہ حضرت مولانا الیاس رحمۃ اللہ علیہ کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرا تھا' تم ذرا خرچ میں احتیاط کرو تو انہوں نے اس طرح فرمایا: بھائی جی! لینے والے ہاتھ ہی تو بدلے ہیں دینے والا ہاتھ تو وہی ہے اللہ تعالیٰ تو وہی ہیں۔ "مسلمانوں کے جذبہ کی ضرورت تھی اور یہ جذبہ اللہ کے لشکر طالبان میں پیدا ہوا تو نصرت کے دروازے کھلتے گئے اور دشمن بوکھلا گئے۔ حکمت یار اور احمد شاہ مسعود جن کو اپنی قوت وطاقت پر ناز تھا خوف زدہ ہوکر کہنے لگے کہ آخر اب طالبان آئیں تو ان کو پتہ چلے گا کہ لڑائی کیا ہوتی ہے اور پھر دنیا نے خدا کی قوت دیکھی کہ تکبر وغرور کا یہ سر بغیر کسی مزاحمت کے ایسا جھکا کہ اسلحہ کے ڈھیر کے ڈھیر طالبان کے لئے چھوڑ گیا اور جہاد افغانستان سے اس کا نام ونشان مٹ گیا اور احمد شاہ مسعود جس نے سالہاسال تک حکمت جیسی قوت کو کابل میں داخل ہونے نہیں دیا' کابل سے لنگوٹی چھوڑ کر ایسا بھاگا کہ نیتجے طالبان اس کا پنج شیر تک پیچھا کرتے رہے اور بڑی مشکل سے اس نے پنج شیر کے پہاڑوں میں پناہ لے کر جان بچائی۔

نجیب اللہ کو دو چھوٹے سے طالب علموں نے مردار کرکے پھانسی کے پھندے پر لٹکایا' حکمت یار' احمد شاہ مسعود' ایران' ازبکستان' تاجکستان' روس' انڈیا نے طالبان کے خطرات کو محسوس کرکے ان کے خلاف متحدہ جدوجہد شروع کی اور طالبان کے خلاف امریکی ایجنٹ ہونے کا فتویٰ صادر کردیا لیکن جب اللہ تعالیٰ کے اس لشکر اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ان سپاہیوں نے نفاذ شریعت کا عمل مکمل کردیا تو ان کا پروپیگنڈہ خود بے اثر ہوگیا اور امریکہ بہادر کو بھی پریشانی لاحق ہوگئی' اس لئے اسی فیصد علاقے پر فتوحات اور دارالخلافہ میں حکومت کے قیام کے باوجود اقوام متحدہ اور امریکہ اور مغربی قوتوں نے طالبان حکومت کو تسلیم نہیں کیا بلکہ پاکستان اور سعودی عرب کے علاوہ کسی ملک کو تسلیم کرنے نہیں دیا اور سعودی عرب کو بھی اسامہ بن لادن کا بہانہ بناکر تعلقات منقطع کرنے پر مجبور کیا گیا۔ بہرحال ان تمام تر مشکلات کے باوجود اللہ تعالیٰ کا یہ لشکر اپنے مقصد اور مشن کی طرف رواں دواں رہا اور مئی ۱۹۹۷ء میں مزار شریف پر ایک جھوٹا معاہدہ کرکے مغرور طالبان کو اجتماعی طور پر شہید کرکے ایک گڑھے میں دفن کردیا گیا۔ ؎

باد مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب!
یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اڑانے کے لئے

کے مصداق اگست ۱۹۹۸ء میں طالبان مزار شریف اور پھر ستمبر ۱۹۹۸ء میں بامیان پر اسلامی لشکر کی فتح کا جھنڈا لہرادیا اور اب لشکر اسلام پروان' پنج شیر' بدخشاں کی فتوحات کے لئے اپنے امیر المومنین ملا عمر کے احکامات کا منتظر ہے اور انشاء اللہ جلد ہی افغانستان میں مکمل طور پر طالبان کی حکومت قائم ہوگی۔ طالبان کو یہ فتوحات کیوں ملیں اس لئے وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا لشکر ہے۔ امیر المومنین ملا عمر سے لے کر ایک ادنیٰ کارکن تک سب اسلام اور اسلامی قوانین کے پابند ہیں۔ شرعی قوانین ان کا سب سے بڑا ہتھیار ہیں اور جب تک یہ ہتھیار طالبان کے پاس ہے فتوحات کا دروازہ اس طرح کھلا رہے گا' امریکہ اور روس اور مغربی قوتیں اور ایران بلکہ ہندوستان اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے اور نہ ہی کوئی مذاکرات اس کی راہ میں حائل ہوسکتے ہیں۔

طالبان اللہ کے رسول کا لشکر ہے
طالبان اسلام کا لشکر ہے

اس وقت دنیا میں طالبان کی واحد حکومت ہے جہاں مکمل طور پر شرعی قوانین نافذ ہیں اور اسلام پر مکمل طور پر عمل ہوتا ہے۔ اس وقت دنیا کے ہر مسلمان پر طالبان کی حکومت کی حمایت فرض ہے' جس طرح اسامہ بن لادن نے اپنا سب کچھ طالبان کے لئے وقف کردیا اسی طرح تمام جہادی قوتوں کو اپنے آپ کو طالبان کے لئے وقف کردینا چاہئے۔ تمام مسلم حکمرانوں کی بقا طالبان حکومت کی حمایت میں ہے ورنہ اللہ تعالیٰ کا انتقام عذاب کی صورت میں ان کے لئے تیار ہے۔

آیئے ضیب یل تیمو عزم کریں کہ ہم سب طالبان حکومت کی تقویت کے لئے ہر ممکن تعاون کریں گے' طالبان کی حکومت کا استحکام غلبہ اسلام کے لئے ضروری ہے اور غلبہ اسلام ہر مسلمان کی مذہبی ذمہ داری ہے۔

عقیدۂ ختم نبوت کے خلاف قادیانیت کی جسارت وجد

قرآن وحدیث اور اجماع امت سے یہ بات روز روشن سے بھی زیادہ عیاں ہے کہ نبوت کا دروازہ بند ہو چکا ہے۔ یہ عقیدہ کہ دین مکمل ہو چکا ہے اور رسول آخرین محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ رب العزت کے آخری نبی ہیں اور یہ کہ اسلام خدا کا آخری پیغام اور زندگی کا مکمل نظام ہے ایک بہت بڑا انعام خداوندی ہے جسے اللہ پاک نے اس امت کے لئے مخصوص فرمایا ہے............ (مدیر)

مولانا اختر علی (درجہ تخصص ختم نبوت)

قرآن و سنت کی قطعی نصوص سے ثابت ہے کہ نبوت ورسالت کا سلسلہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم کیا گیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نبوت کی آخری کڑی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی شخص کو منصب نبوت پر فائز نہیں کیا جائے گا اور یہ عقیدۂ ختم نبوت ہمارے ایمان کا جزو لاینفک ہے۔ قرآن کریم کی آیات وافر مقدار میں موجود ہیں بلکہ ساری کتاب اللہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ نیز حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث متواترہ عقیدۂ ختم نبوت پر موجود ہیں۔ صحابہ کرامؓ کے زمانہ میں اس عقیدے پر اجماع قائم کیا گیا تھا لہٰذا جو شخص ایسے مسلم شدہ عقیدے سے انحراف کرے' اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ عہد صحابہ کرامؓ سے لے کر آج تک جس شخص نے دعویٰ نبوت کی جسارت کی تو اس وقت کے مسلمانوں نے بڑی جانفشانی سے ڈٹ کر مقابلہ کیا ہے یہاں تک کہ جنگ و جہاد بھی کیا۔ جیسا کہ تاریخ سے یہ بات صاف ظاہر ہوتی ہے۔

دنیا میں نبوت کا دروازہ بند ہو چکا ہے' لیکن نبوت کا مشن قیامت تک جاری رہے گا۔ یہ عقیدہ کہ دین مکمل ہو چکا ہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے آخری نبی اور پیغمبر ہیں اور یہ کہ اسلام خدا کا آخری پیغام اور زندگی کا مکمل نظام اور ایک انعام خداوندی ہے' جس کو خدا نے اس امت کے ساتھ مخصوص کیا۔ اسی لئے ایک یہودی عالم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے اس پر بڑے رشک اور حسرت کا اظہار کیا اور کہا کہ "قرآن کی ایک آیت ہے جس کو آپ پڑھتے رہتے ہیں اگر وہ ہم یہودیوں کی کتاب میں نازل ہوتی اور ہم سے متعلق ہوتی تو ہم اس دن کو جس میں یہ آیت نازل ہوئی ہے اپنا قومی تہوار اور یوم جشن بنا لیتے۔ اس کی مراد سورۂ مائدہ کی "الیوم اکملت لکم دینکم الخ" سے تھی۔ جس میں ختم نبوت اور تکمیل نعمت کا اعلان کیا گیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس نعمت کی جلالت و عظمت اور اس کی اہمیت سے انکار نہیں کیا' صرف اتنا فرمایا کہ ہمیں کسی نئے یوم مسرت کی ضرورت نہیں۔ یہ آیت خود ایسے موقع پر نازل ہوئی ہے جو اسلام میں ایک عظیم الشان اجتماع اور عبادت کا دن ہے۔ اس موقع پر دو عیدیں جمع تھیں یوم عرفہ اور روز جمعہ۔

اس عقیدہ ختم نبوت نے اسلام کو انتشار پیدا کرنے والی اور ملت کو پارہ پارہ کرنے والی ان تحریکات اور دعوتوں کا شکار ہونے سے بچایا جو تاریخ اسلام کی طویل مدت اور عالم اسلام کے وسیع رقبہ میں وقتاً فوقتاً سر اٹھاتی رہیں۔ اسی عقیدہ کا فیض تھا کہ اسلام ان مدعیان نبوت اور محرفین اسلام کا بازیچہ اطفال بننے سے محفوظ رہا جو تاریخ کے مختلف وقتوں اور عالم اسلام کے مختلف گوشوں میں پیدا ہوتے رہے۔ ختم نبوت کے اسی حصار کے اندر یہ ملت ان مدعیوں کے دستبرد اور یورش سے محفوظ رہی جو اس کے ڈھانچے کو بدل کر ایک نیا ڈھانچا بنانا چاہتے تھے۔ اور وہ ان تمام سازشوں اور خطرناک حملوں کا مقابلہ کر سکی۔ جن سے کسی پیغمبر کی امت اس سے پہلے محفوظ نہیں رہی اور اتنے طویل عرصے تک اس کی دینی اور اعتقادی یکسانیت قائم رہی۔ اگر یہ عقیدہ اور حصار نہ ہوتا تو یہ امت واحدہ ایسی مختلف اور متعدد امتوں میں تقسیم ہو جاتی' جن میں سے ہر امت کا روحانی مرکز الگ ہوتا علمی و تہذیبی سرچشمہ الگ ہوتا' ہر ایک کی الگ تاریخ ہوتی' ہر ایک کے الگ اسلاف اور مذہبی پیشوا اور مقتدا ہوتے۔

عقیدۂ ختم نبوت درحقیقت نوع انسانی کے لئے ایک شرف و امتیاز ہے۔ وہ اس بات کا اعلان ہے کہ نوع انسانی سن بلوغ کو پہنچ گئی ہے

اور اس میں یہ لیاقت پیدا ہوگئی ہے کہ وہ خدا کے آخری پیغام کو قبول کرے۔ اب انسانی معاشرے کو کسی نئی وحی اور نئے آسمانی پیغام کی ضرورت نہیں' اس عقیدے سے انسان کے اندر خود اعتمادی کی روح پیدا ہوتی ہے' اس کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ دین اپنے نقطہ عروج کو پہنچ چکا ہے اور اب دنیا کو اس سے پیچھے جانے کی ضرورت نہیں۔ اب دنیا کو نئی وحی کے لئے آسمان کی طرف دیکھنے کی بجائے خدا کی پیدا کی ہوئی طاقتوں سے فائدہ اٹھانے اور خدا کے نازل کئے ہوئے دین واخلاق کے بنیادی اصولوں پر زندگی کی تنظیم کے لئے زمین کی طرف اور اپنی طرف دیکھنے کی ضرورت ہے۔ عقیدۂ ختم نبوت انسان کو پیچھے کی طرف لے جانے کے بجائے آگے کی طرف لے جاتا ہے۔ وہ انسان کے سامنے اپنی طاقتوں کو صرف کرنے کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔

قادیانیت کی جسارت اور جدت :

اسلام کے خلاف وقتاً فوقتاً جو تحریکیں اٹھیں' ان میں قادیانیت کو خاص امتیاز حاصل ہے۔ وہ تحریکیں یا تو اسلام کے نظام حکومت کے خلاف تھیں یا شریعت اسلامی کے خلاف۔ لیکن قادیانیت در حقیقت نبوت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ایک سازش ہے' وہ اسلام کی ابدیت اور امت کی وحدت کو چیلنج ہے' اس نے ختم نبوت سے انکار کر کے اس سرحدی خط کو بھی عبور کیا' جو اس امت کو دوسری امتوں سے ممتاز ومنفصل کرتا ہے۔ مشہور اخبار "اسٹیٹ مین" میں شائع ہوا تھا بڑی خوبی سے قادیانیت کی اس جسارت اور جدت کو واضح کیا ہے :

"اسلام کی حدود مقرر ہیں' یعنی' وحدت الوہیت پر ایمان' انبیأ پر ایمان اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم رسالت پر ایمان دراصل یہ آخری یقین ہی وہ حقیقت ہے جو مسلم اور غیر مسلم کے درمیان وجہ امتیاز ہے' اور اس امر کے لئے فیصلہ کن ہے کہ فرد یا گروہ ملت اسلامیہ میں شامل ہیں یا نہیں۔ مثلاً برہمو سماج خدا پر یقین رکھتے ہیں اور رسول کریم کو خدا کا پیغمبر مانتے ہیں' لیکن انہیں ملت اسلامیہ میں شمار نہیں کیا جاسکتا کیونکہ قادیانیوں کی طرح وہ انبیأ علیہم السلام کے ذریعہ وحی تسلسل پر ایمان رکھتے ہیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کو نہیں مانتے' جہاں تک مجھے معلوم ہے کوئی اسلامی فرقہ اس حد فاصل کو عبور کرنے کی جسارت نہیں کر سکا۔ ایران میں بہائیوں نے ختم نبوت کے اصول کو صریحاً جھٹلایا' لیکن ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی تسلیم کیا کہ وہ الگ جماعت ہے' اور مسلمانوں میں شامل نہیں ہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ اسلام بحیثیت دین خدا کی طرف سے ظاہر ہوا لیکن اسلام بحیثیت سوسائٹی یا ملت کے رسول کریم علیہ السلام کی شخصیت کا مرہون منت ہے' میری رائے قادیانیوں کے سامنے صرف دو راہیں ہیں یا وہ ایرانیوں کی تقلید کریں یا ختم نبوت کی تاویلوں کو چھوڑ کر اس اصول کو پورے مفہوم کے ساتھ قبول کرلیں۔ ان کی جدید تاویلیں محض اس غرض سے ہیں کہ ان کا شمار حلقہ اسلام میں ہوتا رہے کہ انہیں سیاسی فوائد پہنچ سکیں۔"

اس عقیدے کی اثبات کے لئے ہم قرآن پاک کی آیت پیش کرتے ہیں' اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں :

ترجمہ : "محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں کے باپ نہیں ہیں' لیکن اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے ختم پر ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔"

تمام مفسرین کا اس پر اتفاق ہے کہ "خاتم النبیین" کے معنی یہ ہیں کہ آپ آخری نبی ہیں۔ چنانچہ حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کے ذیل میں فرماتے ہیں :

"یہ آیت اس مسئلہ میں نص ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں اور جب آپ کے بعد کوئی نبی نہیں تو رسول بدرجہ اولیٰ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ مقام نبوت مقام رسالت سے عام ہے کیونکہ ہر رسول نبی ہوتا ہے اور ہر نبی رسول نہیں ہوتا اور اس مسئلہ پر کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر احادیث وارد ہیں جو صحابہ کرامؓ کی ایک بڑی جماعت سے مروی ہیں۔" (تفسیر ابن کثیر ص ۴۹۳' ج ۳)

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ اس مقام پر بیان فرماتے ہیں :

"ابن عطیہ فرماتے ہیں کہ "خاتم النبیین" کے یہ الفاظ تمام قدیم وجدید علمأ امت کے نزدیک کامل عموم پر ہیں جو نصوص قطعی کے ساتھ تقاضا کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں۔"

(تفسیر قرطبی ص ۱۹۶ ج ۱۴)

حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ "الاقتصاد" میں فرماتے ہیں :

"بے شک امت نے بالاجماع اس لفظ "خاتم النبیین" سے یہ سمجھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ

وسلم کے بعد نہ کوئی نبی ہوگا اور نہ رسول اور اس پر اجماع ہے کہ اس لفظ میں کوئی تاویل و تخصیص نہیں۔ پس اس کا منکر یقیناً اجماع امت کا منکر ہے۔"

اس مقام پر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چند احادیث مبارکہ بھی پیش کرتے ہیں:

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ میری اور مجھ سے پہلے انبیاء علیہم السلام کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص نے بہت ہی حسین و جمیل محل بنایا مگر اس کے کسی کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی، لوگ اس کے گرد گھومتے اور اس پر عش عش کرنے لگتے اور یہ کہنے لگے کہ یہ ایک اینٹ بھی کیوں نہ لگادی گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں وہی (آخری) اینٹ ہوں اور میں نبیوں کو ختم کرنے والا ہوں۔"

(بخاری ص ۵۰۱ ج ا، مسلم ص ۲۴۸ ج ۲)

صاحب فہم کے لئے ایک حدیث بھی کافی ہے اور یہ حدیث متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروری ہے۔ اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ختم نبوت پر ایک محسوس مثال بیان فرمادی ہے اور اہل عقل جانتے ہیں کہ محسوسات میں کسی تاویل کی گنجائش نہیں ہوتی۔

فقہاء امت کے فتاویٰ:

فتاویٰ عالمگیری میں مذکور ہے:

"جب کوئی شخص یہ عقیدہ نہ رکھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی نہیں تو وہ مسلمان نہیں اور اگر کہئے کہ رسول اللہ ہوں یا فارسی میں کہے کہ میں پیغمبر ہوں اور مراد یہ ہو کہ پیغام پہنچاتا ہوں تب بھی کافر ہو جاتا ہے۔"

(فتاویٰ عالمگیری ص ۲۶۳، ج ۲)

فتاویٰ بزازیہ میں ہے:

"ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا، دوسرے نے اس سے کہا کہ اپنا معجزہ لاؤ تو یہ معجزہ طلب کرنے والا بھی بعض کے کافر ہو گیا اور بعض نے کہا نہیں۔" (بزازیہ ص ۳۲۸ ج ۶)

البحرالرائق شرح کنزالدقائق میں رقمطراز ہیں:

"اگر کوئی کلمہ شک کے ساتھ کہے کہ اگر انبیاء علیہم السلام کا قول صحیح اور سچ ہو تو کافر ہو جاتا ہے، اسی طرح اگر یہ کہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں تو کافر ہو جاتا ہے، جو شخص مدعیٔ نبوت سے معجزہ طلب کرے وہ بھی کافر ہو جاتا ہے۔"

(الرائق ص ۱۳۰، ج ۵ بیروت)

فقہ شافعی کی مستند کتاب مغنی المحتاج شرح منہاج میں ہے:

"کوئی شخص رسولوں کی نفی کرے اور یوں کہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو نہیں بھیجا، یا کسی خاص نبی کی نبوت کا انکار کرے یا ہمارے نبی کریم علیہ السلام کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے یا مدعیٔ نبوت کی تصدیق کرے یا یہ کہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (نعوذ باللہ) کالے تھے، یا بے ریش تھے، یا قریشی نہیں تھے، یا یہ کہے کہ نبوت حاصل ہو سکتی ہے، یا قلب کی صفائی کا ذریعہ نبوت کے رتبے کو پہنچ سکتے ہیں یا نبوت کا دعویٰ تو نہ کرے مگر یہ کہے کہ مجھ پر وحی نازل ہوتی ہے یا کسی رسول دنبی کو جھوٹا کہے یا نبی کو برا بھلا کہے یا کسی نبی کی تحقیر کرے یا اللہ تعالیٰ کے نام کی تحقیر کرے تو ان سب صورتوں میں کافر ہو جائے گا۔"

(مغنی المحتاج ص ۱۳۵ ج ۴)

مغنی ابن قدامہ جو فقہ حنبلی کی مستند کتاب ہے میں لکھا ہے:

"جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے یا مدعیٔ نبوت کی تصدیق کرے وہ مرتد ہے کیونکہ مسیلمہ کذاب نے جب نبوت کا دعویٰ کیا اور اس کی قوم نے اس کی تصدیق کی تو وہ بھی اس کی وجہ سے مرتد قرار پائی۔ اسی طرح طلیحہ اسدی اور اس کے تصدیق کنندگان بھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تیس جھوٹے نکلیں گے۔ ان میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ رسول اللہ ہے۔"

(مغنی ابن قدامہ ص ۲۲ ج ۱۰)

درج بالا سطور سے واضح ہو چکا ہے کہ قرآن کریم، احادیث متواترہ، فقہاء امت کے فتاویٰ اور اجماع امت کی رو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علی الاطلاق خاتم ہیں، اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی شخص کسی معنیٰ و مفہوم میں بھی نبی نہیں کہلا سکتا، نہ منصب نبوت پر فائز ہو سکتا ہے اور جو شخص اس کا مدعی ہو وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

کسیکہ بعد از دعویٰ نبوت کرد
بدانکہ ملحد و دجال و شوم و کذاب است

میں نے قادیانیت چھوڑی

مجھ پر کیا بیتی؟

رانا بشیر احمد' لیہ

میں ضلع کرنال تحصیل پانی پت کے گاؤں کے مہاجر خاندان کا ایک فرد ہوں' ہمارا خاندان ہجرت کے بعد کندیاں ضلع میانوالی میں آباد ہو گیا تھا۔ میں نے وہیں ہوش سنبھالا اور میٹرک تک تعلیم حاصل کی۔ یہاں ہمیں ایک دکان' مکان الاٹ ہوئے جو ہمارے بھائی بندوں نے ہتھیا لئے جس کے بعد ہم شورکوٹ چلے گئے۔ میں نے یہاں ۱۹۶۶ء میں محکمہ افواج کی ایم ایم بٹالین میں ملازمت اختیار کرلی۔ میں بطور ایم ٹی ڈرائیور بھرتی ہوا' میں نے اس وقت تک قرآن شریف نہیں پڑھا تھا اور نہ ہی مجھے کچھ مذہب کے متعلق معلومات تھیں' بھرتی ہو کر کوئٹہ سینٹر گیا' قسم پریڈ کے بعد پہلی پوسٹنگ کھاریاں چھاؤنی میں ہوئی' یہاں کے کمپنی کمانڈر میجر زیڈ اے خان قادیانی تھے میں ان کا ہٹ مین بن گیا۔ یہ صاحب وہاں نزدیک قادیانی عبادت گاہ میں جاتے تو مجھے بھی ساتھ لے جاتے وہ مجھے آہستہ آہستہ قادیانی لٹریچر دیتے رہے میں پڑھتا رہا آخر کار ۶۰۱ کمبائنڈ ملٹری ورکشاپ میں تعیناتی ہوئی تو کراچی صدر کے قادیانی ہال میں بیعت ہو گیا یہ ۱۹۶۸ء کا واقعہ ہے دن گزرتے رہے' آخر کار میں چھٹی پر گھر آیا' ایک رشتہ دار سے میری شادی ہوگئی میں نے کوارٹر منظور کرالیا اور اہلیہ کو ساتھ لے آیا' میری بیوی گو ان پڑھ تھی' لیکن مذہب کے متعلق پکی تھی اسے پتہ چلا کہ میں قادیانی ہوں تو اس نے میرے ساتھ رہنے سے یہ کہہ کر انکار کردیا کہ میں مسلمان ہوں مسلمان کے گھر پیدا ہوئی نہ میں تمہیں مرزائی رہنے دوں گی' نہ خود مرزائیت قبول کروں گی' معاملہ بڑھتا گیا تو میں اسے گھر چھوڑ آیا' میرے والدین پر میری قادیانیت کا بھید کھل گیا۔ وہ ان پڑھ ضرور ہیں لیکن مذہب میں وہ بھی پکے ہیں' انہوں نے مجھے گھر سے دھکے دے کر نکال دیا' مجھ پر قادیانیت کا بھوت بری طرح سوار تھا۔ اتنا کچھ ہونے کے بعد بھی ضد پر اڑا رہا آخر مجبور ہو کر میری بیوی بچے میرے پاس واپس آگئے' تاہم والدین بدستور ناراض رہے ادھر میں فوج سے بھی سبکدوش ہو گیا۔ آخر کار ضلع مظفر گڑھ قادیانی جماعت کے امیر کیپٹن ڈاکٹر محمد اقبال کو میں نے خط لکھا اور ساری صورتحال سے آگاہ کیا' انہوں نے مجھے کرایہ بھیج کر اپنے پاس مظفر گڑھ بلا لیا' مکان کا بندوبست بھی کر دیا اور ملازمت کے لئے محکمہ جیل میں سپاہی بھرتی کرا دیا بھرتی کرانے میں کیپٹن ڈاکٹر محمد اقبال لائن سپرنٹنڈنٹ واپڈا چوہدری عبدالغنی اور ایس ڈی او واپڈا محمد طارق جونیہ میں ایس ڈی او رہے ہیں' خصوصی دلچسپی لی' میرا ملازمت میں اچھا ریکارڈ ہے یہاں تک کہ صوبہ پنجاب کی جیلوں میں گورنر سلامی پریڈ ہوئی تو مجھے سرٹیفکیٹ ملے' جو میرے پاس موجود ہیں' جیل کا عملہ مسلمان تھا میری راجپوت برادری کے بھی بہت سے لوگ موجود تھے' ان سب کا اصرار تھا کہ بشیر اتنی اچھی سروس ہے لیکن ایک قادیانی والی خامی تیرے اندر موجود ہے خاص طور پر لائن سپرنٹنڈنٹ چوہدری یعقوب بھی مجھے یہی کہتے کہ اس قادیانیت والے غلط راستے سے ہٹو' میں مجبور تھا کہ اگر قادیانیت چھوڑتا ہوں تو قادیانی مجھے مارتے اور کوئی تحفظ نہ ملتا۔ تاہم قادیانیت سے متعلق آرڈی نینس آیا میں نے جیل سے چار دن کی رخصت لی اور دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور میں حاجی بلند اختر نظامی

کے ہاتھ پر اسلام قبول کرلیا۔ یہ خبر اخبارات میں شائع ہوئی لاہور" شاہو کی گڑھی" میں قادیانیوں کا مرکز ہے یہاں قادیانیوں کے نائب امیر فتح محمد اور بدر صاحب اور ان کے کارکنوں سے ہمارا جھگڑا ہو گیا' وہاں کے کچھ مسلمان دوستوں نے ہمیں مظفر گڑھ پہنچایا۔ یہاں جس قادیانی ڈاکٹر نے مجھے بھرتی کرایا تھا چوہدری محمد یعقوب سے کچھ بات کر کے مجھے ملازمت کے لئے ان فٹ قرار دے کر ڈسچارج کرا دیا۔ میں نے ملازمت کی بحالی کی بہت کوشش کی لاہور مرکزی دفتر گیا لیکن کامیابی نہیں ہوئی۔ رہائش کا مسئلہ پیدا ہوا تو میں نے بادامی باغ میں جھگی بنائی' یہاں پھر لاہور کے قادیانی مجھے پریشان کرنے لگے' آخر لاہور (کے اس وقت کے) ختم نبوت کے مبلغ مولانا کریم بخش مجھے علی پور لے گئے' یہاں روزگار کی وجہ سے زیادہ دیر قیام نہ کر سکا اور لیہ میں آکر مستری کا کام شروع کر دیا' چالیس دن کے بعد یہاں کے قادیانیوں نے میرے ساتھ شرارتیں کرنا شروع کر دیں اور زدوکوب کرنا شروع کر دیا' میں اپنے مسلمان بھائیوں سے عرض کرتا ہوں کہ میری طرح ہزاروں افراد قادیانیت پر لعنت بھیجنے کے لئے میدان میں آسکتے ہیں لیکن انہیں تحفظ ملنا چاہئے۔

منکرینِ حدیث کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں

امت مسلمہ کی قربانیوں کے نتیجے میں گستاخان رسول آخرین (صلی اللہ علیہ وسلم) قادیانیوں کو کافر قرار دے کر چوہڑے چماروں کی فہرست میں لاکھڑا کر دیا گیا علماء کرام اور عوام کی قربانیوں کے نتیجے میں مرزائیت کا جنازہ نکلا لیکن نہایت قابل افسوس بات ہے کہ آج پرویزیت جگہ جگہ حکومتی سرپرستی میں پروان چڑھائی جا رہی ہے اور رسول آخرین صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے لوگوں کو برگشتہ کیا جا رہا ہے جبکہ حکومت کا فرض ہے کہ مسلمانوں کے دین وایمان کی حفاظت کریں .... (مدیر)

سید منظور شاہ آسی

سرکار دو عالم ﷺ نے قیامت تک آنے والے فتنوں سے اپنی امت کو آگاہ فرمایا تھا کہ ایک آدمی صبح کو مومن ہو گا اور شام کو کافر ہو جائے گا' شام کو مومن ہو گا صبح کو کافر ہو جائے گا۔ آج وہی دور ہے سینکڑوں فتنے دین حق میں مخالفین نے پیدا کئے ہیں' جن کی سرپرستی یہود ونصاریٰ کر رہے ہیں۔ ان ہی فتنوں میں منکرین حدیث کا فتنہ سرفہرست ہے۔ جو دین اسلام کی جڑیں کھوکھلی کرنے میں مصروف ہے۔ برصغیر میں سب سے پہلے حدیث کا انکار عبداللہ چکڑالوی نے کیا تھا اور حدیث شریف کے خلاف ہرزہ سرائی کی اور یہ دعویٰ کیا کہ ہدایت کے لئے صرف کتاب اللہ کافی ہے' اس کے علاوہ کسی دوسری کتاب کی ضرورت نہیں ہے عبداللہ چکڑالوی کی زندگی میں تو اس فتنے نے کچھ زور پکڑا لیکن عبداللہ کے مرنے کے بعد یہ فتنہ بھی اپنی موت آپ مر گیا تھا۔ اس کے بعد حافظ اسلم جیراجپوری نے اس فتنے کو از سر نو دوبارہ زندہ کیا اور پروان چڑھایا جب وہ آنجہانی ہو گئے تو غلام احمد پرویز بٹالوی نے اس کی حکومتی سرپرستی میں آبیاری کی۔ ضلع گورداسپور نے دو غلام احمد پیدا کئے ایک مرزا غلام احمد قادیانی قادیان سے دوسرا غلام احمد پرویز بٹالہ سے غلام احمد پرویز نے قیام پاکستان کے بعد لاہور گلبرگ میں اپنی ریشہ دوانیوں کا سلسلہ شروع کیا۔ پرویز اور مرزا قادیانی کا نام بھی ایک کام بھی ایک اور مزاج بھی ایک تھا۔ اگر مرزا قادیانی جیسے ڈھگے کو ہزاروں مرید دستیاب ہو گئے جس کو نہ کھانے پینے کا ڈھنگ تھا نہ پیشاب پاخانے کا اور پھر تھا بھی یک چشم گل۔ تو ایسے ہی شو گڑے اگر پرویز کو مل گئے ہیں تو کونسی بڑی بات ہے۔

پرویزی عقائد :

دین حق کی جو تعبیر و تشریح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یا تابعین یا تبع تابعین یا ائمہ مجتہدین نے کی ہے اور امت مسلمہ میں اس پر اتفاق واجماع چلا آ رہا ہے وہ تعبیر و تشریح چھوڑ دی جائے' کسی صحابیؓ کی کوئی بات قابل اعتبار نہیں حتیٰ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریح بھی مقبول نہیں۔ اب وہ تشریح ہی قابل اعتبار ہو گی جو غلام احمد پرویز یا دوسرے منکرین حدیث کریں گے۔ لیکن امت مسلمہ کو ان ملعونوں کی تعبیر قبول نہیں ہے بلکہ امت مسلمہ ان پر لعنت بھیجتی ہے۔ دراصل یہ لوگ حدیث کا انکار کر کے اسلام کے سارے نظام کو سبوتاژ کرنا چاہتے ہیں۔ یہ بات تو حقیقت ہے کہ قرآن پاک کے اکثر احکام میں اجمال ہے۔ مثلاً نماز پنجگانہ کے اوقات' نمازوں کی رکعات کی تعداد' فرائض' واجبات وغیرہ اسی طرح رمضان المبارک کے جملہ احکام' زکوٰۃ کا نصاب اور زکوٰۃ کے دوسرے جملہ احکام اسی طرح حج کے مناسک اور اس کے دیگر احکام' اس کے علاوہ خرید وفروخت' امور خانہ داری' ازدواجی معاملات' معاشرت کے قوانین ان سب کی تفصیل آپ کو حدیث میں ملے گی۔ منکرین حدیث تو اپنے آپ کو اہل قرآن کہتے ہیں' لیکن قرآن کی تشریح بھی خود کرتے ہیں' انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریح قبول نہیں۔ کتنی تعجب خیز بات ہے کہ جس ہستی پر قرآن نازل ہوا ان کی تشریح تو قبول نہیں اور چودھویں صدی میں پیدا ہونے والے مادر پدر آزاد منکرین حدیث کی تشریح قابل اعتماد ہو۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور

> "ہم نے آپ کی طرف قرآن نازل کیا ہے تاکہ آپ لوگوں کے لئے اس کو بیان فرمائیں۔"

صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ اور تبع تابعینؒ کی تشریح قبول نہیں تو پھر قرآن کی صداقت اور حقانیت کہاں سے ثابت ہو سکتی ہے کیونکہ قرآن بھی ہمیں انہی شخصیات اور مبارک ہستیوں کے ذریعے ہم تک پہنچا۔ ورنہ منکرین حدیث نے براہ راست تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھا اور نہ ان سے قرآن سنا۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے ۔

خدا کی شان تو دیکھو کلچڑی گنجی
حضور بلبل بستان کرے تو انجی

دراصل شیاطین کے پیروکار' منکرین حدیث نے یہ جدید کفریہ مذہب گھڑا ہے جس کو وہ خود بھی تسلیم کرتے ہیں ملاحظہ ہو :

(۱) منکرین حدیث ایک جدید اسلام کے بانی ہیں۔
(طلوع اسلام ص ۱۶ اگست / دسمبر ۱۹۵۲ء)

(۲) بات کل واضح ہے کہ اللہ اور رسول سے مراد مرکز حکومت ہے۔
(معارف القرآن ج ۴ ص ۶۵۴ غلام احمد پرویز)

(۳) مرکز ملت کو ان میں (جزئیات نماز) تغیر و تبدل کا حق حاصل ہوگا۔
(طلوع اسلام ص ۷ ۳ جون ۱۹۵۰ء)

(۴) میرا دعویٰ تو صرف یہ ہے کہ فرض نمازیں دو ہیں جن کے اوقات بھی دو ہیں باقی نوافل ہیں۔
(طلوع اسلام ص ۱۹ / اگست ۱۹۵۰ء)

منکرین حدیث جب پانچ نمازوں کا انکار کرتے ہیں تو دو نمازوں کا ثبوت کہاں سے ثابت کرتے ہیں' قرآن میں کہاں آتا ہے کہ دو نمازیں فرض ہیں۔ اگر منکرین حدیث کی خرافات اور ہرزہ سرائیوں پر دوسرے منکرین حدیث اعتماد کرتے ہیں تو کیا آمنہ و عبداللہ کے در یتیم (صلی اللہ علیہ وسلم) قرآن کی تشریح کیوں نہیں کر سکتے جب کہ ان پر ہی قرآن نازل ہوا اور اللہ تعالیٰ خود ارشاد فرماتے ہیں :

ترجمہ : "ہم نے آپ کی طرف قرآن نازل کیا ہے تاکہ آپ لوگوں کے لئے اس کو بیان فرمائیں۔"

ہم یہی تو کہتے ہیں کہ قرآن کی تشریح کا حق بھی صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی ہے۔

ایک دوسرا منکرین حدیث یوں ہرزہ سرا ہے :

"پھر آج کل مسلمان دو نمازیں پڑھ کر کیوں مسلمان نہیں رہ سکتا۔"
(طلوع اسلام اگست ۱۹۵۰ء)

ہم یہی تو کہتے ہیں کہ قرآن کی تشریح کا حق بھی صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی ہے۔

ایک دوسرا یوں کہتا ہے :

"مذہب میں نماز' روزہ' صدقہ' خیرات اسی خوشامدانہ مسلک کے مظاہر بن جاتے ہیں۔" (طلوع اسلام جنوری ۱۹۵۰ء)

ایک اور یوں رقمطراز ہے :

"خلاف اس کے نہ حدیث پر ایمان ہے اور نہ اس پر ایمان لانے کا ہم کو حکم دیا گیا ہے۔"
(طلوع اسلام ص ۱۷ / دسمبر ۱۹۵۰ء)

"حدیث کا پورا سلسلہ ایک عجمی سازش تھی اور جس کو شریعت کہا جاتا وہ بادشاہوں کی پیدا کردہ ہے۔" (طلوع اسلام ص ۱۷ / دسمبر ۱۹۵۰ء)

ایک اور پرویزی کا مندرجہ ذیل حوالہ خوب غور سے پڑھئے اور سر دھنئے :

"صرف مردار' بہتا ہوا خون' خنزیر اور غیر اللہ کے نام کی طرف منسوب چیزیں حرام ہیں ان کے علاوہ اور کچھ حرام نہیں۔ بلکہ محمد صبیح ایڈووکیٹ لکھتا ہے کہ مذکورہ چار چیزوں کے علاوہ باقی ہر چیز کا کھانا فرض ہے کھانے سے انکار کر دینا گناہ اور خدا کے حکم کی معصیت ہے۔"
(طلوع اسلام جون ۱۹۵۲ء)

سبحان اللہ! کیسا نکتہ محمد صبیح کے ذہن میں آتا ہے اگر موصوف کی یہی تھیوری تسلیم کر لی جائے۔ حدیث شریف کو نہ مانا جائے تو پھر تمام منکرین حدیث پر فرض ہے کہ کتا' گیدڑ' بلی' چوہا' شیر' گدھا اور پیشاب وغیرہ خوب مزے سے استعمال کریں اور سابق بھارتی وزیر اعظم مرارجی ڈیسائی کی طرح اپنا پیشاب نوش جان کریں اور ایک منکا رکھ لیں' اس میں وہ جمع کرتے جائیں ضرورت کے وقت خود بھی استعمال کریں اور بعد میں آنے والے منکرین حدیث کے لئے جمع کرتے جائیں تاکہ وقت پر ان کی خاطر تواضع ہو سکے۔ منکرین حدیث پر یہ بھی فرض ہے کہ بکری کے گوشت کے بجائے کتے کو ذبح کر کے خوب مزے اڑائیں کیونکہ "مال مفت دل بے رحم" کا مصداق ہوگا۔ کیا ضرورت ہے کہ سو روپے کلو کے حساب سے بکری کا گوشت خریدا جائے کتے کو ذبح کرنے میں "نہ ہینگ لگے نہ پھٹکری اور رنگ چوکھا" ہوگا۔ بقول محمد صبیح کے فرض بھی پورا ہو جائے گا اور معصیت سے بھی بچ جائیں گے۔ اس کے علاوہ تمام منکرین حدیث کی

دعوت کریں اور خوب مزے سے کتے کا گوشت کھائیں اور کھلائیں۔ اس مختصر مضمون میں منکرین حدیث کے خیالات وعقائد تحریر نہیں ہوسکتے کیونکہ ہر عنوان پر قلم اٹھانے کی ضرورت ہے اور اگر اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تو اس پر لکھوں گا۔ منکرین حدیث کا پہلا دعویٰ تو یہ ہے کہ حدیث قرآن پاک کے خلاف ایک عجمی سازش ہے حدیث کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور نہ ہی یہ وحی غیر متلو یا وحی خفی ہے۔ قرآن پاک کی بیسیوں آیات سے یہ بات ثابت شدہ ہے کہ حدیث وحی خفی یا غیر متلو ہے۔ چند مثالیں ملاحظہ ہوں :

وما جعلنا القبلة التي كنت عليها (الايه)

ان میں بیت المقدس کی سمت منہ کر کے نماز پڑھنے کے بارے میں جو حکم تھا اس کا تذکرہ ہے حالانکہ قرآن پاک میں کسی جگہ بھی اس کا حکم نہیں دیا گیا کہ بیت المقدس کی سمت منہ کر کے نماز پڑھو۔ البتہ تحویل قبلہ کا ہے لیکن بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا حکم حدیث سے ثابت ہے۔

لقد نصركم الله ببدر وانتم اذلة

اب بدر میں فرشتوں کو اتارنے کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے کس آیت میں فرمایا' یہ حدیث میں موجود ہے :

علم الله انكم كنتم تختانون انفسكم الايه

ابتدا میں رمضان المبارک کی راتوں میں بھی اپنی بیوی کے ساتھ ہم بستری کی اجازت نہ تھی' لیکن قرآن میں کہیں بھی آپ کو یہ حکم نہیں دے گا کہ اے مسلمانو! تم اپنی بیویوں سے ہم بستری نہیں کر سکتے اس کی تفصیل حدیث میں بیان کی گئی ہے اور وحی غیر متلو یا وحی خفی کی واضح مثال ہے سیدنا اسمٰعیل علیہ السلام کے ذبح کا واقعہ ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خواب میں دیکھا تو حضرت اسمٰعیل کو لے کر منیٰ میں تشریف لے گئے اور اپنے لخت جگر سے پوچھا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے "فانظر ماذا تری" یعنی اے جان پدر بتا تیری کیا مرضی ہے۔ اگر وحی حجت نہ ہوتی تو حضرت اسمٰعیل یہ نہ کہتے یا ابت افعل ماتؤمر بلکہ یوں کہتے یاابت افعل ماتری' یعنی ابا جان جو آپ نے دیکھا وہ پورا کیجئے۔ فعل ماتؤمر سے مراد وحی غیر متلو ہے جو خواب میں دکھائی گئی۔ چونکہ ابراہیم علیہ السلام کو جو خواب دکھایا گیا' یہی وحی خفی یا حدیث ہے' ورنہ منکرین حدیث یہ بتائیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر کونسی آسمانی کتاب نازل ہوئی' جس میں یہ حکم درج تھا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام ذبح کے لئے تیار ہو گئے یہ سب تاویلات باطلہ ہیں جو پرویزیوں کے ذہن کی اختراعات ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چودہ سو سال قبل اس دور کی نشاندہی فرمائی تھی کہ میری امت میں اختلاف اور فتنے برپا ہوں گے اور ایک ایسی جماعت پیدا ہو گی جو بظاہر بہت اچھی بات کریں گے اور بات بات کے ساتھ قرآن پڑھیں گے' مگر قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے اس طرح بھاگ جائیں گے' جس طرح تیر شکار کو زخمی کر کے نکل جاتا ہے اور وہ خدا کی ساری مخلوق سے بدتر ہوں گے۔ حدیث کے الفاظ اسی طرح ہیں :

"يدعون الى كتاب الله وليسوا منه فی شیئی" (ابوداؤد شریف جلد ۲ ص ۲۰۰۰)

وہ لوگوں کو قرآن کی طرف [illegible] دیں گے مگر کتاب اللہ سے ان کا کوئی تعلق نہ ہو گا۔

اس دور میں منکرین حدیث یہ دعویٰ بڑے زور و شور سے کرتے ہیں کہ ہم اہل قرآن ہیں ہم حدیث کو نہیں مانتے۔ اس حدیث کی روشنی میں وہ دیکھ لیں کہ وہ اس کا مصداق ہیں؟ یہی وجہ ہے کہ پاکستان میں تمام مکاتب فکر کے (بریلوی' دیوبندی' اہلحدیث) ایک ہزار سے زائد اکابرین علماء نے متفقہ طور پر منکرین حدیث (پرویزیوں) کو کافر کہا ہے' اس طرح دنیائے اسلام کے مرکز و منبع مکہ مکرمہ کے مفتی اعظم فضیلۃ الشیخ عبداللہ بن باز' مفتی اعظم کویت عبداللہ احمد الصباح' پاکستان کے مشہور مدارس جامعہ اشرفیہ' جامعہ مدنیہ لاہور' دارالعلوم کراچی' ہندوستان کے چیدہ چیدہ علماء مفتی رضاء الحق صاحب' ٹرانسوال' جنوبی افریقہ کے مفتی اعظم اور دنیائے اسلام کے ائمہ اربعہ کے مقلدین کا منکرین حدیث کے کفر پر اجماع ہے۔

یہ بات بھی نہایت قابل افسوس ہے کہ حکومت کی سرپرستی میں اس فتنے کی آبیاری ہو رہی ہے۔ کبھی وہ دور تھا کہ آنجہانی سر ظفر اللہ قادیانی کی وزارت خارجہ کی چھتری کے سائے میں قادیانیوں کو پاکستانی مشنوں کے ساتھ بھیجا گیا' علماء اور عوام کی قربانیوں کے نتیجے میں تو مرزائیت کا جنازہ نکلا اب پرویزیت جگہ جگہ حکومتی سرپرستی میں پروان چڑھائی جا رہی ہے اور آقائے مدنی ﷺ کی سنت سے لوگوں کو برگشتہ کیا جا رہا ہے جب کہ حکومت کا فرض ہے کہ مسلمانوں کے دین و ایمان کی حفاظت کریں' لیکن یہاں بقول شاعر۔

چوں کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی
چو درد از خانہ برخیزد کجا ماند نگہبانی

بنت سعید احمد

قسط ۲

شرعی حجاب کی اہمیت و افادیت

قرآن و حدیث کی روشنی میں

اسی بنا پر قانون اسلام میں تمام عبادات واحکام اس کی رعایت کی گئی ہے۔ عورتوں کے لئے اذان (ثواب کا کام ہونے کے باوجود) دینا جائز نہیں ہے کہ عورتوں کی آواز بھی عورت ہے۔

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

"پس اے عورتو! اگر تم تقویٰ و طہارت چاہتی ہو تو نامحرم مردوں سے بات کرنے میں نرمی نہ کرو مبادا وہ شخص جس کے دل میں نفسانیت کا کوئی مرض یا بیماری ہے تو تمہارے اندر کوئی طمع نہ لگا بیٹھے تم سیدھی سیدھی بات کرو"

(القرآن)

یعنی اپنے انداز سے اور ایسے لب و لہجہ میں بات کرو جس میں قدرے سختی اور درشتی ہو اور روکھا پن ہو تاکہ بات سننے والا تمہارے اندر کوئی طمع نہ لگا سکے اور یہ بداخلاقی نہیں بلکہ اپنی عفت وعصمت کی قدر نہ جانتی ہو۔

اگر حقیقت دیکھی جائے تو نفس کے چوروں میں سے ایک چور نگاہ بھی ہے۔ بسا اوقات زبان تو خاموش رہتی ہے مگر اس کی جگہ نگاہ حرکت کرتی ہے فتنہ شہوت کا سب سے پہلا سبب اور مقدمہ نگاہ ڈالنا ہے اور دیکھنا ہے جس کا آخری نتیجہ زنا ہے' قرآن نے اس کو صراحتاً ذکر کر کے حرام قرار دیا' چنانچہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے: "اے نبی! ایمان والی عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں۔"

یعنی اے عورتو! اگر بتقاضائے ایمان تم کو اپنی عفت اور عصمت کی حفاظت درکار ہے تو عورتوں کو چاہئے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور غیروں کے دیکھنے سے اپنی آنکھوں کو بند رکھیں اور جس چیز کی طرف نظر کرنے کو اللہ نے حرام کیا ہے اس کی طرف نظر اٹھا کر نہ دیکھے اجنبی کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنا یہ شیطان کا زہریلا تیر ہے۔ شیطان کا مقصود ہے کہ جو تیر میں عورت کے ذریعہ چلاتا ہوں وہ تیر کبھی خطا نہیں جاتا اور بزرگوں کا قول ہے کہ نگاہ بد زنا کا ڈاکہ ہے اور فسق وفجور کا قاصد ہے۔ عورتوں کو آیت مبارکہ میں نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم دیتے ہیں کہ اے ایمان والی عورتو! تم کو چاہئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھو خواہ وہ مرد تم کو دیکھے یہ نہ دیکھے جو مرد تمہارے سامنے ہے' اگرچہ وہ نابینا ہے مگر تم تو نابینا نہیں ہو' جیسا کہ مسند احمد اور سنن ابی داؤد اور ترمذی میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک دن وہ اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا' دونوں بیبیاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھیں' اتنے میں عبداللہ ابن مکتوب (جو نابینا تھے) آگئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم دونوں پردہ میں ہو جاؤ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ تو نابینا ہیں ہم کو دیکھ نہیں رہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا کہ کیا تم بھی نابینا ہو؟ اور تم ان کو نہیں دیکھ سکتیں۔ سبحان اللہ اے عورتو! غور کرو یہ حکم کس کو ہو رہا ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک ازواج مطہرات امت کی روحانی مائیں جن کی تطہیر خود قرآن نے بیان کی تو ان پاک ہستیوں کے آگے ماوشما کیا حقیقت رکھتے ہیں۔ ضرورت کے وقت گھر سے باہر نکلنے کی صورت خود قرآن میں اللہ پاک نے اس طرح بیان فرمائی:

"اے نبی! کہہ دیجئے اپنی عورتوں کو اور اپنی بیبیوں کو اور مسلمان عورتوں سے کہ جب ضرورت کے وقت اپنے گھروں سے نکلیں تو اپنے اوپر کچھ اپنی فراخ چادر لٹکا لیں یہ بات بہت قریب ہے اس بات کہ وہ نہ پہچانی جا سکیں اور ایذا دی جا سکیں۔"

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ

" اللہ تعالیٰ نے مسلمان عورتوں کو حکم دیا کہ جب وہ کسی ضرورت کے لئے اپنے گھروں سے نکلیں تو اپنے سروں اور چہروں کو بڑی چادروں سے ڈھانک لیں البتہ ایک آنکھ کسی طرح کھول لیں جس سے ان کو راستہ نظر آ سکے اور اجنبی مردوں کی نظر بد سے بچنے کے لئے اس طرح سے سر اور چہرہ کا چھپانا اور بدن کا چھپانا یہ اس بات کے قریب ہے کہ وہ عورت متعارف ہو جائے کہ یہ پردہ والی عورت ہے اور اس پردہ سے لوگوں کو ان کی عفت اور پاکدامنی عیاں ہو جائے اور کوئی ان سے تعرض نہ کر سکے'

(باقی آئندہ)

قسط ۳

پروفیسر منزہ خانم

رسولِ آخرینؐ کا اندازِ گفتگو

وفود سے معاملات کے تناظر میں

نمائندہ بنو سعد بن بکر:

بنو سعد بن بکر نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ضمار بن ثعلبہ کو اپنا نمائندہ بنا کر بھیجا۔ یہ اونٹ پر سوار عجیب سادہ انداز میں مسجد نبوی میں داخل ہوا اور صحابہ کرامؓ سے پوچھا کہ تم میں سے عبدالمطلب کا فرزند کون ہے؟ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اشارہ کیا کہ وہ رسول خدا ہیں۔ وہ حضور اکرم ﷺ کے پاس آیا اور کہا "اے عبدالمطلب کے بیٹے! میں کچھ باتیں سختی سے پوچھوں گا برا نہ منانا' حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دے دی۔ پھر اس نے قسم دلا دلا کر ارکان دین کے بارے میں پوچھا کہ آپ ایسا کہتے ہیں؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تصدیق فرماتے گئے۔ سارے جواب لیکر اس نے کہا کہ میرا نام ضمار بن ثعلبہ ہے' مجھے میری قوم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا ہے' میں ان باتوں میں سے (نہ کم کرونگا اور نہ زیادہ) یہ کہہ کر اونٹ پر سوار ہوکر روانہ ہوگیا۔ اس کے جانے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اگر وہ سچ کہتا ہے تو جنت میں داخل ہوگا۔"

اس نے اپنی قوم میں واپس جاکر بتایا کہ میں ایمان لے آیا ہوں۔ یہ بت وغیرہ نہ نفع دے سکتے ہیں اور نہ نقصان' شام ہونے سے پہلے سارا قبیلہ مسلمان ہوگیا۔ اس کی صاف اور کھری گفتگو کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند فرمایا اور اسی طرح دو ٹوک الفاظ میں اس کی باتوں کا جواب دے کر اسے ایسا مطمئن کیا کہ بات اس کے دل تک جا پہنچی۔

وفد بنی ہمدان:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے بعد ابھی وہیں تھے کہ بنی ہمدان کا ایک شخص قیس بن مالک آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر مسلمان ہوگیا۔ حضورؐ نے اس کو اس کی قوم کی طرف تبلیغ کے لئے بھیج دیا۔ اس کی کوشش سے تھوڑے ہی دنوں بعد سارا قبیلہ اسلام لے آیا۔ حضور اکرم ﷺ اس کی تبلیغی خدمات سے بہت خوش ہوئے۔ آپ نے اسے ایک سو سیر گیہوں' ایک سو سیر جوار اور ایک سو سیر کشمش عطا فرمائے' بعد میں یوں ہمدان کا وفد بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا تھا' حضور نے اس کی بڑی تعریف کی تھی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو اور حسن معاملہ نے ایسا کمال دکھایا کہ لوگ جوق در جوق آپؐ کی طرف کھنچے چلے آئے۔

وفد بنی قشیر:

بنی قشیر کی طرف سے ثور بن عروہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر اسلام لائے۔ آپ نے انہیں اپنی قوم کی طرف اسلام کا پیغام دیکر رخصت کیا' اور انہیں بطور انعام ایک قطعہ اراضی مرحمت فرمائی اور ان کے ساتھی کو ایک چادر اوڑھائی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ گفتگو اور حسن سلوک سے وہ لوگ بہت متاثر ہوئے۔

وفد بنی فزارہ:

سن ۹ ہجری میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوہ تبوک سے واپس تشریف لائے تو بنو فزارہ کے ۱۹ آدمیوں کا ایک وفد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اسلام قبول کیا۔ حضور اکرم ﷺ نے ان سے ان کے شہروں کا حال معلوم کیا تو انہوں نے بتایا کہ سخت قحط سالی ہے اور ہم لوگ نہایت پریشانی اور مصیبت میں ہیں۔ اس پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے دعا فرمائی تو ۶ دن تک لگاتار بارش ہوتی رہی۔ اس طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے قحط سالی ختم ہوگئی اور وہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گرویدہ ہوگئے۔

وفد مرہ:

یہ وفد بھی جنگ تبوک کے بعد سن ۹ ہجری میں مدینہ آیا۔ اس میں تیرہ آدمی شامل تھے' اسلام لانے کے بعد انہوں نے قحط سالی کی شکایت کی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے دعا فرمائی۔ اسی دن ان کے علاقے میں بارش ہوئی' حضور نے وفد کے ہر ہر فرد کو دس دس اوقیہ چاندی بطور انعام مرحمت فرمائی۔ رئیس وفد حارث بن عوف کو بارہ اوقیہ دی۔ انہوں نے آپ کے حسن سلوک اور پاکیزہ گفتگو کو بہت پسند کیا۔

وفد عقیل بن کعب:

اس قبیلے کے مختلف لوگ وقتاً" فوقتاً" حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے رہتے تھے۔ آپ نے ان کے لئے مقام عقیق اس شرط پر مرحمت فرمایا کہ وہ لوگ نماز پڑھتے رہیں' زکوۃ دیتے رہیں اور اطاعت و فرمانبرداری پر قائم رہیں۔

(باقی آئندہ)

اخبارِ ختمِ نبوت

عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت مسلمان کے ایمان کی بنیاد ہے

(مولانا خدا بخش شجاع آبادی)

شیخوپورہ (نمائندہ خصوصی) گزشتہ ہفتہ مولانا خدا بخش شجاع آبادی لاہور، شیخوپورہ دس روزہ تبلیغی دورہ پر آئے انہوں نے مختلف مقامات پر خطاب کرتے ہوئے مسئلہ ختم نبوت، حیات عیسیٰ علیہ السلام اور قادیانیوں کی سازشوں پر اظہار خیال کیا، مولانا نے کہا کہ ختم نبوت پر چودہ سو سال سے امت متفق ہے اور صحابہ کرامؓ کا سب سے پہلا اجماع اسی مسئلہ پر ہوا اور امت نے اس مسئلہ پر ہمیشہ قربانی دی ہے اور عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت ایمان کی بنیاد ہے۔

مولانا نے کہا کہ پہلی صدی سے لے کر امت مسلمہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات، رفع نزول پر بھی متفق چلی آرہی ہے آج تک کسی مجدد نے نہیں لکھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوگئے ہیں مرزا دجال قادیانی کا بہت بڑا جھوٹ ہے۔ حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نجران جب عیسائیوں کا وفد آیا تھا اس گفتگو میں تردید الوہیت میں جہاں آپ نے اور دلائل دیئے ایک یہ بھی فرمایا کہ اللہ زندہ ہیں انؐ پر موت نہیں آئے گی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں فرمایا: ان پر موت آئے گی معلوم ہوا کہ ابھی تک وہ زندہ ہیں۔ مولانا خدا بخش نے عوام کو خبردار کیا کہ قادیانیوں کی سازشوں سے ہوشیار رہیں، قادیانی اپنے مذموم مقاصد کے لئے سازشوں میں مصروف ہیں، اس دورہ میں مولانا عزیز الرحمن ثانی مبلغ لاہور بھی ساتھ تھے۔

پشاور کی سرگرمیاں

پشاور (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی اپیل پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پشاور کے زیر اہتمام قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں اور حکومت کی مرزائیت نوازی کے خلاف ملک کے دوسرے حصوں کی طرح پشاور اور ملحقہ علاقہ کے تمام مکاتب فکر کی سو سے زائد بڑی بڑی مساجد میں بھرپور انداز میں یوم احتجاج منایا گیا، علماٗ کرام اور خطباٗ نے جمعہ میں قادیانی غیر مسلم اقلیت کی اسلام دشمن سرگرمیوں پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے احتجاج کیا اور کہا کہ آئین پاکستان میں ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر ان کو قادیانیت کے پرچار کرنے پر قانونی پابندی عائد ہوچکی ہے لیکن حکومت نے ان کو قانون اور آئین کے خلاف کارروائیوں کی کھلی چھٹی دے رکھی ہے جس کی وجہ سے ان کی اسلام اور وطن دشمن سرگرمیاں عروج پر ہیں اور یہ سب کچھ حکومتی سرپرستی میں ہونے کا واضح ثبوت ہے، حکومت کی اس مرزائیت نوازی کی وجہ سے ملتان کی پولیس نے عالم اسلام کے تمام مکاتب فکر کی نمائندہ تنظیم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان پر چھاپہ مار کر علماٗ کرام کو زدوکوب کیا نماز فجر کی ادائیگی سے ان کو روک کر دفتر کی تلاشی کرکے مجلس کو ایک قادیانی سازش کے ذریعہ دہشت گرد ثابت کرنے کی قبیح اور ناپاک ناکام کوشش کے ذریعہ مجلس کو دنیا میں بدنام کرکے قادیانیوں کو خوش کرنے کی سعی کی تاکہ اس طرح قادیانیت کے پرچار کے لئے راہ ہموار ہوسکے۔ علماٗ کرام نے اس واقعہ کی اعلیٰ سطحی ہائیکورٹ کے ذریعہ تحقیقات کا پرزور مطالبہ کیا، علماٗ کرام نے آنجہانی ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی جہنم مکانی اس اسلام اور پاکستان دشمن کے تصویری یادگاری ٹکٹ جاری کرنے کی حکومتی کوششوں کو پاکستان اسلام اور محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے بغاوت قرار دیتے ہوئے حکومتی اقدام کی سخت ترین الفاظ میں مذمت کی اور اس کی فوری منسوخی کا پرزور مطالبہ کیا۔ علماٗ کرام نے کہا کہ ملک میں ایک سے ایک اعلیٰ ترین مسلم وکلا اور قانونی ماہرین کی موجودگی بدنام زمانہ جنونی اور متعصب قادیانیت کا پرچار کرنے والے غیر مسلم وکیل مجیب الرحمن کو حکومت کی طرف سے پبلک اسپیشل پراسیکیوٹر مقرر کرنا حکومت کی مرزائیت نوازی ہے جس سے پاکستان کے کروڑوں مسلمانوں کے دینی جذبات مجروح ہوئے۔ اسکی فوری برطرفی کا مطالبہ کیا گیا اور اس کی جگہ مسلمان وکیل کی تقرری کا مطالبہ کیا گیا، علماٗ کرام اور خطباٗ نے قادیانیوں کے معبد خانوں کی مسلم مساجد کے طرز پر تعمیر کو شعائر اسلام کی توہین قرار دیتے ہوئے، مرزائی معبد

خانوں کی ہیئت کی فوری تبدیلی کا مطالبہ کیا بصورت دیگر مسلمانوں کی طرف سے شعائر اسلام کے تحفظ کے لئے از خود عملی قدم اٹھانے کی وجہ سے ہر قسم کی صورت حال پیدا ہونے کی ذمہ داری حکومت اور قادیانیوں پر ہوگی علماء کرام نے کہا کہ مجلس کے قائدین کو ہم مساجد میں موجود لاکھوں مسلمانوں کی طرف سے اس بات کا یقین دلاتے ہیں کہ ناموس رسالت' عقیدۂ ختم نبوت اور شعائر اسلام کے تحفظ کی خاطر مسلمان ہر قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

بعض خطباء کرام کے اسماء گرامی مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی' مولانا مفتی حبیب الرحمن صاحب' مولانا فضل الرحمن شیخ الحدیث' مولانا قاری فیاض الرحمن' مولانا محمد امیر بجلی گھر' مولانا ڈاکٹر فدا حسین' مولانا سید امام شاہ' مولانا اکرام اللہ جان قاسمی' مولانا نورالحق نور' مولانا فضل احمد' مولانا قاری محمد امین' مولانا بشیر احمد چشتی' مولانا قاری محمد حنیف' مولانا محمد خسرو' مولانا قاری محمد یٰسین' مولانا مبارک شاہ' مولانا خیر البشر' مولانا گل رحمن' مولانا عبدالرشید' مولانا قاری ظہیر اللہ' مولانا مسیح گل' مولانا محمد قاسم جان' مولانا قاری علی گل' پیر محمد چشتی' مولانا قاری محمد اسحٰق چشتی اور مولانا کاکی علماء کرام و خطباء عظام نے آخر میں اسلام کی سربلندی پاکستان کے استحکام' کشمیر اور کوسوو کے مسلمانوں کی کامیابی کے لئے خصوصی دعائیں کرائیں۔

سکھر میں یوم احتجاج

سکھر (مولانا محمد حسین ناصر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی جانب سے دی گئی کال پر سکھر میں بھی یوم احتجاج منایا گیا اور سکھر کی تمام مساجد میں علماء کرام نے اپنے بیان میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی دفتر ملتان پر پولیس کے چھاپے کی مذمت کی اور اس کو مجرمانہ فعل قرار دیا۔ اس سلسلے میں قرار دادیں منظور کی گئی جن میں کہا گیا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملت اسلامیہ کی ایک بین الاقوامی تبلیغی اور فلاحی تنظیم ہے یہ تنظیم ہر قسم کے سیاسی منافشات اور فرقہ واریت سے بالاتر ہے جو تبلیغ اقامت دین خصوصاً ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کام کر رہی ہے مجلس کی نصف صدی کی تاریخ گواہ ہے کہ اس نے ہمیشہ عدم تشدد کا راستہ اپنایا ہے۔ اسلام کے بدترین دشمن قادیانیوں کے خلاف بھی متشددانہ کارروائی نہیں کی بلکہ ان کا راستہ روکنے کے لئے قانونی و آئینی راستے اختیار کئے' مجلس کے دفتر پر چھاپہ ایک سازش ہے کارروائی کرنے والے اور منظوری دینے والے مرزائیوں کے آلہ کار ہیں۔ ان کے خلاف کارروائی کی جائے اور آئندہ ایسی حرکت نہ کرنے کی یقین دہانی کرائی جائے قرارداد میں یہ بھی مطالبہ کیا گیا کہ پاکستان کے محکمہ ڈاک نے ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے جو یادگاری ٹکٹ جاری کئے ہیں ان کو فی الفور ضبط کیا جائے اور احتساب بنچ کے رکن مجیب الرحمن قادیانی کو برطرف کیا جائے اور ۱۰ / محرم الحرام کو نواں کوٹھ میں حضرت مولانا قاری خلیل احمد کی گرفتاری کی پرزور مذمت کی گئی جب کہ قاری صاحب انتظامیہ کے کہنے پر نواں کوٹھ گئے تھے قرارداد جامع مسجد بندر روڈ میں قاری جمیل احمد اللہ والی مسجد میں' مولانا عبدالمجید مدینہ مسجد میں' قاری عبدالحفیظ الفاروق مسجد میں' مولانا عبداللطیف اشرفی صدیقیہ مسجد' مولانا عبدالرحیم جامع مسجد پرانا سکھر' قاری محمد نعیم مکی مسجد' مفتی محفوظ احمد مینارہ مسجد' مولانا محمد رفیق قاسم مسجد میں' حافظ محمد رمضان جلال مسجد' حافظ محمد بلال فیصل مسجد' میمن مسجد' مدنی مسجد' جامع مسجد سبزی مارکیٹ سبحان مسجد' مدنی مسجد اور عمر مسجد ان تمام مساجد میں علماء کرام نے قرار دادیں منظور کرائیں۔

قرار دادیں:

آج جمعۃ المبارک کا یہ عظیم الشان اجتماع حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ پاکستان کے محکمہ ڈاک نے ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے نام پر جو یادگاری ڈاک ٹکٹ جاری کئے ہیں ان کو فوری طور پر ضبط کیا جائے یہ وہ قادیانی ڈاکٹر ہے جس نے ملک پاکستان کو لعنتی ملک قرار دیا تھا اور جھوٹے نبی مرزا غلام احمد قادیانی کے متعلق اس کا یہ عقیدہ تھا کہ:

محمد پھر اتر آئے ہیں اس جہاں میں
پہلے سے بڑھ کر ہیں اپنی شان میں
محمد جس نے دیکھنے ہوں اکمل
مرزا غلام احمد کو دیکھے قادیان میں

☆...... حکومت کے سرکاری وکیل اور احتساب بنچ کے رکن قادیانی مجیب الرحمن کو فی الفور برطرف کیا جائے۔

☆...... یہ عظیم اجتماع مرکزی دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان پر پولیس کا چھاپہ اور علماء کرام سے بدتمیزی کی مذمت کرتا ہے اور واقعہ کے ذمہ داروں کے خلاف تحقیقات کر کے سخت سزا دی جائے۔

☆...... علاقہ نواں کوٹھ میں ختم نبوت سکھر ڈویژن کے ناظم اعلیٰ اور جامع مسجد کے خطیب حضرت مولانا قاری خلیل احمد کے ۔

ساتھ سکھر انتظامیہ کا توہین آمیز رویہ اور گرفتاری کی سخت مذمت کرتے ہیں اور مطالبہ کرتے ہیں کہ ایس ایس پی سکھر خواجہ سلطان، احمد کو فی الفور معطل کیا جائے اور اس کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔

○

مسلمانوں کی فتح اور قادیانیوں کی ذلت و شکست

حاصلپور (مولانا محمد اسحٰق ساقی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا بشیر احمد صاحب مبلغ ختم نبوت، مولانا محمد اسحٰق ساقی نے تحصیل حاصلپور کا دورہ کیا، چک ۱۹۲ مراد، میں قادیانیوں نے اپنا مرزاڑہ تعمیر شروع کرایا اور اس کو مسجد کی شکل و صورت دے دی، حاصلپور میں جماعتی احباب خصوصاً حافظ محمد ابراہیم سے مشورہ کیا اور وکلا حضرات سے اس کے بارے میں مشورہ کیا، تمام مساجد حاصلپور میں ۱۶/اپریل کے خطبہ جمعہ کے اجتماعات میں قراردادیں منظور کی گئیں۔ مولانا بشیر احمد اور مولانا محمد اسحٰق ساقی نے اس چک میں خطبہ جمعہ دیا اس دوران حاصلپور کے ریڑھی چلانے والے مسلمانوں کا ایک نمائندہ وارث کے ڈیڑھ ہے آیا اور مولانا اسحٰق ساقی سے کہنے لگا کہ اگر آپ حکم دیں تو ہم انشاء اللہ صبح اس مرزاڑے کو گرا دیں گے۔ لیکن مولانا نے کہا کہ قانون کو ہاتھ میں نہیں لینا چاہیے۔ ۱۷/اپریل کو ایک مشترکہ وفد علماء، تاجران اور وکلا کا اے سی صاحب حاصلپور اور ڈی ایس پی صاحب حاصلپور کو ملا، انہوں نے فوراً کارروائی کرتے ہوئے پولیس کی نفری ساتھ بھیج کر جس میں مولانا بشیر احمد، مولانا محمد اسحٰق ساقی، چوہدری بشیر احمد، انسپکٹر مطلوب احمد باجوہ کی قیادت میں یہ قافلہ روانہ ہوا۔ جب پولیس چک میں پہنچی تو قادیانی چھوٹے اور بڑے عورتیں، مرد گھروں سے باہر نکل آئے۔ ایسے محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے قادیانیوں کی ماں مر گئی ہو عجیب و غریب کیفیت تھی عبداللطیف قادیانی کی بیٹھک کے اندر ۲۴/اپریل تحریری معاہدہ ہوا کہ ایک ہفتہ کے اندر گرا دیں گے اور ایک ہفتہ کے بعد انتظامیہ کی موجودگی میں یہ کہ ختم نبوت کے مبلغ آجائیں یہ جیسے کہیں گے ہم ویسے اپنی تعمیر گرا چکی ہو گی لیکن معائنہ کے بعد تک عمارت جوں کی توں تھی معاہدہ کے مطابق حاصلپور شہر سے ایک علما اور تاجر حضرات کا وفد جب چک میں پہنچا تو قادیانی مشتعل تھے۔ کہنے لگے اگر لاشیں لے جانی ہیں تو لے جاؤ ورنہ مسجد (یعنی ہمارے مرزاڑے) کو کسی کا باپ نہیں گرا سکتا۔ یہ وفد سیدھا اے سی حاصلپور کے پاس پہنچا صورتحال سے آگاہ کیا، تو انتظامیہ نے مداخلت کرتے ہوئے پولیس کی نفری ساتھ بھیج دی۔ جب پولیس پارٹی چک پہنچی تو وہی قادیانی معذرت اور معافی مانگنے لگے۔ مجسٹریٹ صاحب اور پولیس نے کہا اگر ۳/مئی تک تم نے اس کی شکل نہ بدلی تو پھر تمہارے خلاف پاکستان کے قانون کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔ ۴/مئی کو جناب مطلوب احمد صاحب باجوہ کے ساتھ مولانا محمد اسحٰق ساقی جب موقع پر گئے تو قادیانی نے مسجد کے میناروں اور مین دروازہ اور محراب کو مسمار کر کے اس تعمیر کو کمرہ کی شکل دے دی گئی۔ اس وقت حاصلپور کے مسلمانوں کے گھر ایک خوشی کا سماں تھا، مسلمان ایک دوسرے کو مبارکباد دے رہے تھے۔ وفد میں حاصلپور کے امیر قاری میر اور لیس، حافظ سعید احمد، مولانا فیض اللہ، امان اللہ، محمد صدیق شاہد کے علاوہ پندرہ ساتھی اس وفد میں شامل ہوئے۔ الحمد للہ اللہ کے فضل و کرم سے اس کامیابی پر مقامی انتظامیہ کا شکریہ بھی ادا کیا اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی تحریر کردہ ایک کتاب "تاریخی قومی دستاویز" پر مشتمل پیش کی ڈی ایس پی میاں عرفان اللہ، مجسٹریٹ امام بخش، چوہدری بشیر احمد، انسپکٹر تھانہ صدر حاصلپور مطلوب احمد باجوہ، شیخ محمد شہزاد وکیل کو مٹھائی اور کتابیں پیش کیں اور انتظامیہ کا شکریہ بھی ادا کیا گیا۔ قادیانیوں کو ختم نبوت کے منکر ہونے کی وجہ سے اللہ نے ذلیل و رسوا کیا۔ ختم نبوت کے پروانوں کو اللہ پاک نے کامیابی سے نوازا مولانا محمد اسحٰق ساقی نے مزید قادیانیت زدہ چکوں کا بھی دورہ کیا، جس میں چک نمبر ۶۰، ۶۱، ۸۳ اور ۹۱ شامل ہیں وہاں درس بھی دیئے اور ختم نبوت کا لٹریچر بھی تقسیم کیا۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ اور گوجرہ میں یوم احتجاج اور قراردادوں کی منظوری

ٹوبہ ٹیک سنگھ (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملت اسلامیہ پاکستان کا وہ مشترکہ ادارہ ہے جو قیام پاکستان سے لے کر اب تک عقیدۂ ختم نبوت و ناموس رسالت کی حفاظت اور قادیانیت کے تعاقب میں مصروف عمل ہے مجلس آج تک دہشت گردی اور تخریب کاری کے کسی بھی واقعہ میں ملوث نہیں رہی۔ گزشتہ دنوں مجلس کے مرکزی دفتر ملتان میں پولیس صبح کی نماز سے پہلے داخل ہو گئی۔ مبلغین عملہ کے کارکنوں اور طلباء کو یرغمال بنایا اور نماز ادا تک نہ ہونے دی۔

☆...... جمعۃ المبارک کا یہ اجتماع پولیس گردی کے اس واقعہ کی پرزور مذمت کرتے ہوئے کہتا ہے کہ حکومت اقتدار کے نشہ میں مست ہو کر دوست اور دشمن کی پہچان ختم کر رہی ہے اندھیر نگری کے اس راج میں کسی ادارہ کا تقدس محفوظ نہیں رہا۔ یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا

ہے کہ اس واقعہ میں ملوث پولیس افسروں کو معطل کر کے کارروائی کرے اور اس واقعہ پر معذرت کرے۔

☆..... مشہور قادیانی سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کی تصویر پر مشتمل ڈاک ٹکٹ جو محکمہ ڈاک نے شائع کئے ہیں' ایک عرصہ سے دینی جماعتیں مطالبہ کر رہی ہیں کہ قادیانی مذکور صرف اس لئے پاکستان چھوڑ کر چلا گیا کہ پاکستان میں انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا ہے اور اس پر اکتفا نہیں کیا بلکہ سرزمین پاکستان کو ملعون تک قرار دیا۔ یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ ایسے غدار کی تصویر والی ٹکٹوں پر پابندی عائد کی جائے۔

☆..... مشہور قادیانی وکیل مجیب الرحمٰن ایڈووکیٹ کو پبلک پراسیکیوٹر (احتساب بنچ کے لئے سرکاری وکیل) مقرر کیا گیا ہے اور اسے لاکھوں روپے کے حساب سے قومی خزانہ سے فیس دی جا رہی ہے' جبکہ وکیل مذکور اپنی قادیانی جماعت کا سرکاری وکیل ہے' پورے ملک میں قادیانیوں کے کیسوں کی پیروی کرتا ہے۔ ایسے جنونی قادیانی کو اس اہم عہدہ سے الگ کر کے احتساب صاف و شفاف بنایا جائے اور حکومت قادیانیت نوازی ترک کرے۔

ڈاکٹر دین محمد فریدی کا بن یامین کے نام مکتوب:

(السلام) علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

غیر ملکی' اسلام اور پاکستان دشمن' این جی اوز کے خلاف آپ کا جہاد اور پنجاب میں دو ہزار این جی اوز پر پابندی' میری طرف سے اور میرے ساتھیوں کی طرف سے آپ دلی مبارک باد کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اسلام اور پاکستان دشمنوں کے خلاف آپ کی جدوجہد کو قبول فرمائے۔ (آمین)

جناب والا! آپ نے سماجی بہبود کی وزارت کے اختیارات کا جو صحیح استعمال کیا ہے وہ لائق تحسین ہے' اسلامی جمہوریہ پاکستان میں ان غیر ملکی ایجنٹوں نے این جی اوز کے پردے میں جو تخریب کاری کی ہے آپ نے اس پر صحیح کارروائی کی ہے۔

جناب والا! آپ کی جانب سے نوٹیفکیشن جاری ہونے کے بعد شیطان کی خالہ "بی بی سی" نے جو مہم شروع کی ہے اور پاکستان میں اسلام دشمن نام نہاد حقوق انسانی کی علمبردار عاصمہ جہانگیر کا جو انٹرویو براڈکاسٹ کیا ہے ہم اس کی پرزور مذمت کرتے ہیں بلکہ ہم امید کرتے ہیں کہ آپ کی وزارت میں عاصمہ جہانگیر کے کرتوتوں کا بھی پردہ فاش ہو جائے گا۔ آپ کے توسط سے یہ بھی عدالت کے کٹہرے میں کھڑی نظر آئے گی۔

جناب والا! آپ پر بہت اچھی طرح واضح ہے کہ عاصمہ جہانگیر پاکستان کی جڑیں جس طرح کاٹ رہی ہے' ۳/ مارچ ۱۹۹۹ء کا نوائے وقت میں دیا گیا انٹرویو ہی ثبوت کے لئے کافی ہے۔ ایک مرتبہ پھر تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں اور دعاگو ہیں کہ خدا آپ کو مزید ثبوت بھی عطا فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

(ڈاکٹر) دین محمد فریدی

امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع بھکر

جناب صدر پاکستان محمد رفیق تارڑ صاحب!

(السلام) علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جناب صدر محترم آپ کے علم میں یہ بات آچکی ہے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان پر پولیس چھاپہ پڑا' ان درویشوں کو نماز تک نہیں پڑھنے دی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت غیر سیاسی اور غیر فرقہ وارانہ جماعت ہے جس کا آپ کو اچھی طرح علم ہے۔ ہماری جماعت سے قادیانی یہود' ہنود اور نصاریٰ ہی خائف ہیں' پاکستان اور عالم اسلام کا ہر مسلمان اس جماعت کو احترام کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ بدقسمتی سے حکمرانوں کو نامعلوم کیوں اس جماعت سے الرجی ہو جاتی ہے۔ جب بھی قادیانی کلیدی آسامیوں پر فائز ہوتے ہیں' ان کے وارے نیارے ہو جاتے ہیں۔ مجیب الرحمٰن قادیانی ہائیکورٹ میں پبلک پراسیکیوٹر مقرر ہونا اور ہائیکورٹ راولپنڈی بنچ کے سامنے اس قادیانیت کی حمایت میں بیان ہی اس شرارت کا موجب ہے۔ نیز محکمہ ڈاک نے غدار ملک و قوم اور اسلام ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے تصویری ڈاک ٹکٹ پر چھاپ کر اس شرارت میں اضافہ کیا ہے۔

جناب صدر محترم! قادیانیت کے متعلق آپ ناواقف نہیں ہیں۔ آپ کی خدمت میں التماس ہے کہ مسلمانوں کے مرکزی دفتر پر چھاپہ مار کر پولیس نے جو توہین کی ہے اور نماز میں رکاوٹ بنے ہیں اپنے خصوصی اختیارات کا استعمال کر کے ختم نبوت کے دفتر کی بے حرمتی کا ازالہ کیا جائے۔ خدا سے دعا ہے کہ آپ کو صحت عطا فرمائے۔ (آمین)

جناب صدر! محترم آپ کو سید انور شاہ کشمیریؒ کا ایک قول اچھی طرح یاد ہوگا کہ: "اگر ہم ختم نبوت کی حفاظت نہ کر سکے تو گلی کا کتا بھی ہم سے بہتر ہے۔"

ڈاکٹر دین محمد فریدی

امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع بھکر

فتنہ قادیانیت کو پہچانئے!

- قادیانیت کا ہر گوشہ آئینہ حقیقت کے سامنے
- قادیانی اعتراضات کے دندان شکن جوابات
- قادیانی شکوک و شبہات اور دجل و تلبیس کا علمی محاسبہ
- اور آپ کے ذہنوں میں اٹھنے والے سینکڑوں سوالات کے جوابات

عقیدہ ختم نبوت اور چہرہ قادیانیت	علامہ انور شاہ کشمیریؒ
مرزا قادیانی اور اسکے پیروکار کافر کیوں؟	مولانا احمد رضا خان بریلویؒ
قادیانیت! عقیدہ ختم نبوت، ناموس رسالت اور وحدت امت کے خلاف ایک ہولناک سازش	علامہ محمد اقبالؒ
قادیانیوں کے اعتراضات اور مولانا عبدالشکور لکھنویؒ کے جوابات	مولانا عبدالشکور لکھنویؒ
قادیانیوں کا علمی احتساب	مولانا لال حسین اخترؒ
قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ عین عدل و انصاف ہے۔	مفتی ولی حسن ٹونکیؒ
فتنہ قادیانیت کو پہچانئے!	مولانا محمد یوسف لدھیانوی
اسلام کے اجالے قادیانیت کے اندھیرے	علامہ خالد محمود
تفہیم ختم نبوت اور پہچان قادیانیت	علامہ خالد محمود/مولانا منظور احمد چنیوٹی
قادیانیوں کے طریقہ ہائے واردات	محمد طاہر رزاق
قادیانیوں کے سوشل بائیکاٹ کی شرعی حیثیت	مفتی محمد امین
قادیانی اسلامی شعائر اور اسلامی اصطلاحات استعمال نہیں کر سکتے	مولانا عبید اللہ عفیف
قادیانیت سوز	محمد طاہر رزاق
ادراک ختم نبوت اور ابطال قادیانیت	علامہ خالد محمود
قادیان کا بدکردار	محمد طاہر رزاق
فتنہ قادیانیت کی نقاب کشائی	مولانا اللہ وسایا
قادیانی اخلاق......ایک سازش......ایک جال	محمد طاہر رزاق
حرف ناقدانہ جواب حرف ناصحانہ	مولانا منظور احمد چنیوٹی
قادیانی جنازہ پڑھنا اور قادیانیوں سے میل جول حرام ہے	مفتی عبدالقیوم خان
جواب پیش خدمت ہے	محمد طاہر رزاق
قادیانی کسے کہتے ہیں؟	محمد طاہر رزاق

آؤ! قادیانی اخلاق دکھاؤں
محمد طاہر رزاق

تصویر فیصلہ کرتی ہے
محمد طاہر رزاق

☆ بہترین کاغذ ☆ دیدہ زیب پرنٹنگ ☆ جاذب نظر چار رنگا ٹائٹل ☆ صفحات 484 قیمت -/150 روپے

مجاہدین ختم نبوت کیلئے صرف -/75 روپے + ڈاک خرچ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

ایک ایسی کتاب جسے ہر مسلمان گھرانہ میں ہونا از حد ضروری ہے

پڑھئے! اور ختم نبوت کے محافظ بنئے!

REGD. NO. SS-160

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوّت کے زیرِ اہتمام

چودھویں سالانہ عظیم الشان

ختمِ نبوّت کانفرنس برمنگھم

۸ اگست ۱۹۹۹ء بروز اتوار بمقام جامع مسجد برمنگھم ۱۸۰ ابیلگریو روڈ برمنگھم صبح ۹ تا شام ۷ بجے

زیرِ سرپرستی حضرت مولانا **خواجہ خان محمد** صاحب مدظلہ امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

کانفرنس کے چند عنوانات

- مسئلہ ختم نبوّت
- حیات و نزولِ عیسیٰ علیہ السلام
- مسئلہ جہاد
- قادیانیت کے عقائد و عزائم
- مرزائیوں کی اسلام دشمنی اور اُن کی دہشت گردی

کانفرنس میں جوق در جوق شرکت فرما کر ثابت کریں کہ ہم قادیانیت کو پنپنے نہیں دیں گے اور اُن کا تعاقب جاری رکھیں گے

کانفرنس کو کامیاب بنانا تمام مسلمانوں کا فریضہ ہے

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوّت
35 اسٹاک ویل گرین لندن ایس ڈبلیو 9 9 ایچ زیڈ یو کے
فون: 0171-737-8199